

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہو اونیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

<https://www.zubinovelszone.in>

<https://www.znzlibrary.com/>

آن لائن ویب سائٹ آپکو پیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کرو انا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور ووٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہ اسپ پ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لینک پر کلک کرے

[0344 4499420](tel:03444499420)

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کا پی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

باکس میں موجود ناول یا کینٹری والے ناول پڑھنے کے لئے ناول نام یا کینٹری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

[Novel Name : Yaar E Sitamgar](#)

[Lams E Junoon By Zoya Ali Shah](#)

[Dedar E Yaar By Gumnam Larki](#)

[Shehr E Dil Novel By Kitab Chehra](#)

[Wajib E Ishq Novel By Gumnam Larki](#)

[Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal](#)

[Yaar Yaaron Se Ho Na Juda Novel Season 3](#)

[Qarar E Mann Romantic Novel By Zara Hayat](#)

[Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal](#)

Novels Categories

[Web Special](#)

[Short Novels](#)

[Long Novels](#)

[Digest Novels](#)

[Romantic Novels](#)

[Facebook Novels](#)

[Ebook Novels PDF](#)

[Youtube Novels PDF](#)

Click On The Link Above To Read More Novels /  /  0344 4499420

<https://www.zubinovelszone.com/>

Rohy Atish

Haiza Mishra

Part 1

ب۔ ب۔ ب۔ با۔ م۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ منگنی کے

جوڑے میں ملوس

احمد صاحب کے قدموں میں بیھٹی ان کی گود میں سر رکھ گئی تھی۔۔۔۔۔

احمد صاحب مسکرائے۔۔۔۔۔

ڈرتے نہیں ہے پیٹا۔۔۔۔۔ ہر سو پچوپیشن کو فیس کرتے ہے۔۔۔۔۔

پ۔ پ۔ پ۔ پر بابا۔۔ آگے دوبار یہی جوڑا پہنے بیھٹی میں

۔۔۔ آپ جانتے ہے۔۔ نہ۔۔ اور وہ لوگ مجھے ٹھکرائیں۔۔۔ کیا۔۔۔ یہ

لوگ۔۔ آنکھ سے آنسو نکلا۔۔۔

جیسے احمد صاحب نے صاف کیا۔۔۔ ایسا نہیں سوچتے۔۔۔ میری بھی
۔۔۔ اللہ نے تمہارے لیے کچھ بہتر ہی سوچا ہے۔۔۔ وہ مسکرائے تھے

تم بس اللہ پر بھروسہ رکھو۔۔۔ یقینا۔۔۔ اس نے تمہارے لیے اچھا سوچا
ہے۔۔۔

جی بابا۔۔۔ وہ آنسو صاف کر گئی۔۔۔



کیا بکواس ہے۔۔۔ مجھے پتا ہوتا۔۔۔ کے پاکستان کی شادیاں اتنی بور ہوتی
ہے۔۔۔ میں کھی یہاں نہ آتا۔۔۔

وہ تیری پیس سوت پہنے۔۔۔ آئنے کے سامنے خود کو کوس رہا تھا۔۔۔
اتنا وقت بر باد کیا ہے میں نے یہاں رہ کر۔۔۔

وہ براون آنکھیں۔۔ سفید چہرہ۔۔۔ ہلکی سی دھاڑی۔۔

اور ہونٹ کے پاس۔۔ دھاڑی میں چھپائیں۔۔۔ اس کے چہرے کو چار
چاند لگا رہا تھا۔۔

اور ماتھے پر ہمشرہ غصہ۔۔ یا شاید۔۔ وہ سخیدہ انسان تھا۔۔ بال۔۔۔ ہلکے کالے
جو سٹائل کیے ہوئے۔۔

قد۔۔ نارمل۔۔۔ پر جسامت۔۔ مظبوط۔۔۔ وہ ایک۔۔۔ شہزادے سے کم
نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ وہ 28 سال کا
خوبصورت نوجوان تھا۔۔۔

قدم بڑھاتا ہوا بیڈ پر بیٹھتا۔۔ اور شوزڈا لے۔۔۔ آخر۔۔ کیوں
ٹھکر اجاتے ہے۔۔ لوگ۔۔ مجھے۔۔ کیا۔۔ مجھ میں کوئی کمی ہے
۔۔۔ یا پھر میں اچھی نہیں دیکھتی۔۔۔
ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا۔۔

خوبصورت براوں۔۔ آنکھیں جود رمیانی تھی۔۔ پر۔۔ ان میں چھپا درد

ہر کوئی با آسانی پڑھ سکتا تھا۔۔۔

پیارے سے ہونٹ۔۔ سفید رنگت۔۔ بال۔۔۔ ہلکے بروائ جو شاید

قدرتی تھے۔۔

نازک سی وجود۔۔ وہ خوبصورت تھی۔۔۔

پر وہ پھر۔۔ بھی وہ دوبار ٹکرائی جا چکی تھی۔۔۔

اس کی سوچ۔۔ موبائل کی کال آنے سے ٹوٹی۔

بھائی۔۔ جلدی سے کال اٹھائی۔۔۔ اسلام و علیکم بھائی۔۔۔ کیسے ہے

آپ۔۔۔

وہ ہلکا سہ مسکراتی تھی۔۔۔

علیان احمد۔۔۔ سلام دعا کے بعد۔۔۔ ماتھے میں بل ڈال چکا تھا۔۔۔

دیکھو۔۔ ذہرا۔۔ تمہارے لیے آج تیسرا بار۔۔ پسی بھیجے جا رہے ہے ہے

۔۔ اور تم ان چار مہینوں میں میرا بہت خرچہ کرو اچکی ہو۔۔

سمجھ رہی ہونہ میری بات۔۔۔۔۔

زہرا۔۔ کی آنکھیں نم ہوتی۔۔

اور ایک نظر موبائل کو دیکھا۔۔ وہ یقین کرنا چاہتی تھی۔۔ کے وہ اس کا
بھائی ہے۔۔

جی بھائی۔۔ میں سمجھ گئی۔۔ اور اداں لہجے سے بولی۔۔

تواب ہمارا دھیان رکھنا۔۔ کیسے بھی یہ منگنی ٹوٹنی نہیں چاہیے۔۔

عالیان احمد سنجیدہ ہوا۔۔۔

جی بھائی۔۔۔ وہ کال کٹ کر چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ دو بہنیں۔۔ اور ایک بھائی۔۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔

ایک بہن۔۔ حسنا۔۔ جو دوسرے ممالک۔۔ اپنے شوہر کے ساتھ سیٹل تھی۔۔ وہ پہلے دوبار منگنی ہر آچکی تھی۔۔ پر۔۔ اب وہ منع کر گئی تھی کے وہ اب صرف شادی پر آئے گی۔۔

منگنی پر نہیں۔۔۔۔۔

آور ایک بھائی۔۔ عالیان احمد۔۔ جو کمانے انگلینڈ گیا۔۔ اور پھر کبھی واپس نہ آیا۔۔ کیونکے وہ وہی شادی کر چکا تھا۔۔ اور اپنی زندگی سیٹل کر چکا تھا۔۔

زہر اگھر میں سب سے چھوٹی تھی۔۔۔۔۔ اور وہ اکیلی اپنے ماما بابا کے ساتھ رہتی۔۔۔۔۔

اس کی صرف ایک دوست۔۔ افسا۔۔۔۔۔ جس کی آج بہن کی شادی تھی۔۔۔۔۔ اس لیے وہ نہیں آسکی۔۔۔۔۔ ورنہ وہ ہر موقع پر۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ کھڑی نظر آتی۔۔۔۔۔

بیٹا۔۔ کیا ہوا۔۔ تم ایسے کیوں بیھٹی ہو۔۔

زینب۔۔ بی بی۔۔ (زوہرا کی ماما)

روم میں داخل ہوئی۔۔

جلدی سے آنسو صاف کیا۔۔ اور ڈوپٹہ ٹھیک کیا۔۔ کچھ نہیں ماما

۔۔ ویسے ہی۔۔ بیھٹی ہوں۔۔

 میری بچی تم اداس مت ہونا۔۔ میں جانتی ہوں۔۔ تم اداس ہو۔۔ پر بیٹا

ہر ماں باپ کا فرض ہوتا ہے۔۔ اپنی بیٹی کو اس کے حصے کی خوشیاں دلوانا۔۔ تو بس۔۔ ہم۔۔ بھی وہی کوشش کر رہے ہیں۔۔

زہرا کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

کوشش بھی دہاں کام آتی ہے۔۔ جہاں

۔ آپ کے پاس امید ہو ۔۔۔ وہ ایک نظر فینب بی بی کو دیکھے نظریں
چراگئی تھی ۔۔۔

اچھا تم تیار رہنا وہ لوگ پہنچنے والے ہے ۔۔۔ میں تمھیں آگاہ کرنے تھی

زینب بی بی کھڑی ہوتی ۔۔۔

جی ماں ۔۔۔ کیا تم ہمارے ساتھ چلو گے ۔۔۔ شازل خان ۔۔۔

وہ خوبصورت لڑکی ۔۔۔ ساڑھی بال براون ۔۔۔ فل میک اپ ۔۔۔ ہاتھ
میں مو باں لیے ۔۔۔ شازل خان کے رُوبرو کھڑی ہوتی ۔۔۔

جیسے شازل خان ۔۔۔ اگنور کرتا ۔۔۔ آگے بڑھا تھا ۔۔۔

ایسے کیسے۔۔۔ تم میرے بھائی کی شادی پر آئے ہو۔۔۔ تو ہمارا فرض بتتا ہے
تھیں۔۔۔ ہو ٹل تک سیف کے کر جانا۔۔۔ نوشین (شازل کی خالہ کی
بیٹی)۔۔۔ دوبارہ شازل خان کے سامنے آئی



Just do your work....

وہ ماتھے میں بل ڈالے۔۔۔ سفاک لہجے میں بولا۔۔۔
میں اپنا کام ہی کر رہی ہو۔۔۔ تم امریکہ سے ہو۔۔۔ اور
مجھے خالہ جان نے کہا تھا۔۔۔ کے تمہارا دھیان
رکھا جائے۔۔۔ کیونکے تم پاکستان کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔۔۔
وہ بھی ماتھے میں بل ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔

Oh come on ----

میں کوئی چھوٹا بچہ نہیں کے کہی بھی گم ہو جاؤ گا۔۔۔
وہ ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے نوشی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
بولا۔۔۔

میرا پیچھا کرنا بند کرو۔۔۔ میں چلا جاوے گا۔۔۔
کہتے ہوئے لمبے لمبے ڈگ
باہر کی طرف لپکا۔۔۔
بد تمیز کی کا امریکہ رہ کر بھی تمیز نہیں آئی۔۔۔
نوشی غصے ہوتے باہر کی طرف لپکی۔۔۔ کیونکے سب لوگ۔۔۔ بارات
لے کر کسی ہوٹل میں جانے والے تھے۔۔۔

ذھرا بیٹا چلو۔۔۔ وہ لوگ آگئے ہے۔۔۔ فینب بی بی نے ذھرا کو

پکڑا اور روم سے باہر لے آئی۔۔

ذھر انے سلام کیا۔۔ اور۔۔ نگاہیں نیچے رکھے۔۔ وہ خاموشی سے بیٹھ گئی

ارے واہ تمہاری بیٹی تو چاند ہے۔۔۔

ایک عورت۔۔ بولی۔۔ جو شاید لڑکے کی پھپھو تھی۔۔۔

لڑکے کے ساتھ اس کی موم۔۔ پھپھو۔۔ اور اس کے والد آئے تھے

۔۔ انہوں نے منگنی کے کے

بس کچھ ہی لوگ بلائے تھے۔

اسد۔۔ ذھرا کا ہونے والا منگنیٹر کو سامنے بیھٹی ذھرا کو مسکراتے ہوئے

دیکھ رہا تھا۔۔

ذھرا اس کی نظرؤں کی تپش خود پر محسوس کیے۔۔ بے چین تھی۔۔ پر

انھیں کیا پتا۔۔ کے۔۔ اس چاند پر گر ہن لگا ہے۔۔

ایک عورت نے دوسرے عورت کے کان میں سرگوشی کی۔۔ جو

اسد کی پھپھو اور موم۔۔ با آسانی سن پائی تھی۔۔

کیا مطلب ہے آپ کا۔۔ وہ آہیستہ سے بولی تھی۔۔

آج سے پہلے دوبار ٹھکرائی گئی ہے۔۔ کوئی خامی ہو گی۔۔ تبھی تو ان لوگوں نے منع کیا۔۔ یہ منگنی کرنے سے۔۔ مجھے لگتا ہے کوئی تو بڑی وجہ ہے۔۔

وجہ ہے۔۔

وہ عورت جو شاید ان کی پڑوسن تھی۔۔

سرگوشی کرنے لگی۔۔

مجھے لگتا ہے آپ کو بھی منع کر دینا چاہیے۔۔ ضرور کوئی وجہ ہے جو ابھی

تک۔۔ دوبار ٹھکرادی گئی۔۔ پر یہ ہمیں بتانا نہیں چاہتے۔۔

پھپھونے ایک نظر اسد۔۔ اور اس کی ماں کو دیکھا۔۔

جو یہ سب سن رہی تھی۔۔

چلیں ہم منگنی کی رسم کرتے ہے۔۔۔

احمد صاحب۔۔۔ کھڑے ہوئے۔۔۔

نہیں روک جائے۔۔۔

اسد کی موم۔۔۔ جلدی سے کھڑی ہوئی۔۔۔

سب لوگ۔۔۔ اس کی طرف مخاطب ہوئے۔۔۔

ذھر انے بھی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔ اس کا دل ضرور سے دھڑکا تھا۔

ڈر تھا۔۔۔ اسے۔۔۔ جو پچھے دوساروں سے اس کے میں میں اپنی جگہ

بنائے جا رہا تھا۔۔۔

وہ تھا۔۔۔ ٹھکرانے کا۔

ہمیں یہ منگنی نہیں کرنی۔۔۔

اب کی بار پھپھونے حصہ ڈالا۔۔۔

ڈر۔۔۔ ایک ایسی چیز ہے۔۔۔ اگر۔۔۔ اس کا مقابلہ نہ کیا جائے۔۔۔ تو وہ

۔۔۔ انسان کا ساتھ بدل کر وہی کرتی ہے۔۔۔ جس سے وہ سب سے زیادہ

۔۔۔ ڈر رہا ہوتا ہے۔۔۔

ذھرا کا دل جس سے پھٹ جانے کو تھا۔

وہ حیران نظرؤں سے سامنے کھڑی عورتوں کو دیکھنے لگی۔

احمد صاحب۔۔۔ اور زینب بی بی کے دل میں ٹھیس اٹھی۔۔۔

دیکھئے آپ کیا کہنا چاہ رہے ہے۔۔۔ اب آپ اس طرح۔۔۔ ہماری عزت

کس نہیں روند سکتی۔۔۔ کیا کمی ہے ہماری بیٹی۔۔۔ میں۔۔۔

احمد صاحب ان کے سامنے آیا۔۔۔

اسد کھڑا ہوا۔۔۔ موم۔۔۔ آپ کیا کہہ رہی ہے۔۔۔

تم چپ رہوا سد۔۔ میں تمہاری ماں۔۔ ہوں۔۔ میں جانتی
ہوں۔۔ کے تمہارے لیے کیا بہتر ہے۔۔ غصے سے اسد کو دیکھتے ہوئے
۔۔ خاموش کروا یا۔۔

ہمیں کوئی رشتہ نہیں جو ڈننا آپ کی بیٹی کے ساتھ۔۔
دوبار ٹھرا دی گئی ہے۔۔ کوئی تو خامی ہو گی۔۔ اس میں۔۔ ورنہ کیوں
کوئی کسی کو۔۔ اس طرح ٹھکرائے گا۔۔

سوالیہ نظرول سے احمد صاحب کو دیکھا۔۔

آنسو کی قطار گالوں کو چھوتتے ہوئے۔۔ ذھرا کی پر ابھرا تھا۔۔
وہ ایک نگاہ اٹھا کر بھی۔۔ اس شخص کونہ دیکھ پائی۔۔ جس کے لیے وہ تیار
ہوئی تھی۔۔

دیکھے آپ ایسا مت کریں۔۔ ہم بیٹھ آرام سے بات کرتے ہے۔۔
زینب بی۔۔ بی نے سمجھانے کی کوشش کی۔۔

ہم کہہ رہے نہ -- ہمیں کوئی رشتہ نہیں جوڑنا۔ چلتے ہے ہم لوگ --

دیکھے ایسا ملت کریں یہ ہماری عزت کا سوال ہے ---

احمد صاحب نے ہاتھ جوڑے ---

یہ دیکھ کر زویا کی سانسیں روکنے کو تھی ---

جلدی سے کھڑی ہوئی -- اور احمد صاحب کے ہاتھ تھامے -- اور نفی
میں گردن ہلائی ---

ہم چلتے ہے -- معدرت چاہتی ہوں -- کے آپ کا اتنا وقت بر باد کیا

وہ عورت -- ایک نگاہ -- ذھرا پر ڈالے -- اسد کا ہاتھ

پکڑے باہر کی طرف لپکی تھی ---

احمد صاحب -- نے ایک نگاہ -- ذھرا کو دیکھا -- انھیں

ایسا محسوس ہوا۔۔ جیسے ان کے سینے میں اس قدر جلن ہو رہی ہے
 ۔۔ انھیں ۔۔ سانس لینے میں دشواری آنے لگی۔
 اور وہ ہاتھ سے اپنے سینے کو مسلنے لگے۔

ب۔۔ ب

بابا۔۔ احمد صاحب کو تکلیف میں دیکھ جلدی سے پکڑا۔
 کیا ہوا۔۔ بابا۔۔ اپ کو ۔۔ فینبی بی۔۔ بھی۔
 احمد صاحب کی طرف لپکی تھی ۔۔
 ایک نظر ذہر اپر ڈالی ۔۔ مجھے معاف کر دینا بیٹھی ۔۔
 میں تمھارا فرض پورا نہیں کر پایا۔۔
 پ۔۔ پ۔۔ پ۔۔ م۔۔ مجھے ۔۔ یقین ۔۔ ہے
 ۔۔ ال ۔۔ اللہ ۔۔ نے ۔۔

ت۔ تمہارے۔۔۔ لیے
 ۔۔۔ ب۔۔۔ بہتر۔۔۔ س۔۔۔ سوچا۔۔۔ ہ۔۔۔ ہے۔۔۔
 وہ مسکرائے۔۔۔ اور۔۔۔ ذھرا کے ہاتھوں میں جھول گئے۔۔۔ جیسے
 ۔۔۔ ذینب بی بی۔۔۔ اور ذھرانے سنپھالا تھا۔۔۔
 بابا۔۔۔ کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔ بابا۔۔۔ جان۔۔۔ احمد صاحب کے
 چہرے کو تھپٹھپایا۔۔۔
 م۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ میں۔۔۔ ایمبو لیس بلا قی ہوں۔۔۔
 جلدی سے کھڑی ہوئی۔۔۔ کانپتے ہاتھوں سے موبائل پکڑا۔۔۔ اور کال
 ملائی۔۔۔
 ایمبو لیس تقریباً۔۔۔ پانچ منٹ میں۔۔۔ ہی پہنچ چکی تھی۔۔۔ ذھرا۔۔۔ اپنے
 بابا کے پیچھے۔۔۔ روتے ہوئے بھاگ رہی تھی۔۔۔ بابا۔۔۔ آپ کو کچھ نہیں
 ہو گا۔۔۔

وہ منگنی کے جوڑے میں ملوس--- بھاگ رہی تھی--- وہاں موجود ہر کوئی--- اسے ایک بار مرٹ کر لازمی دیکھتا--- ڈاکٹر زانھیں آئی سی یو--- میں لے گئے۔

وہ دونوں پریشانی سے--- سُہلنے لگی--- زینب بی بی--- روتے ہوئے--- پیش پر بیھٹی--- اور ذھرا--- موبائل پر--- کال ملانے لگی--- اس نے سب سے پہلے--- عالیان بھائی کو کال ملائی--- وہ نہیں اٹھا رہا تھا۔ ایک دوبار--- حسناء۔ اپنی بہن کو--- جس کا شاید موبائل کیا ہوا بیٹھا۔ اٹھایا نہیں کیا عالیان نے--- ذھرانے نفی میں سر ہلایا۔---

زینب بی بی نے آہ بھری۔۔ اور ذھر اکو دیکھا۔۔
 اب کیا کریں۔۔ سارے پسیے۔۔ تمہاری منگنی پر لگادیے۔۔
 اور اب ہمارے پاس۔۔ اتنے پسیے نہیں۔۔ کے تمہارے بابا۔۔ وہ
 ابھی اتنا بولی۔۔ کے ایک ڈاکٹر باہر آیا۔۔
 ذھرا جلدی سے ڈاکٹر کی طرف پلکی۔۔
 ک۔۔ ک۔۔ کیسے ہے میرے بابا۔۔
 زینب بی۔۔ بی بھی جواب کی منتظر تھی۔۔
 انھیں ہاتھ اٹیک آیا۔۔ ہے۔۔ پچھنے کے بہت کم چانسیسز ہے
 ہم پوری کوشش کر رہے ہے۔۔
 ہاتھ اٹیک۔۔ وہ حیران ہوئی۔۔
 کچھ بھی کریں۔۔ میرے بابا۔۔ کو کچھ نہیں ہونا۔۔ چاہیے۔۔
 وہ ڈاکٹر کے سامنے منتیں بھرے انداز میں بولی۔۔

دیکھے مس ہم کوشش کر رہے ہے۔۔۔

آپ کو پہلے پسیے۔۔۔ بھرنے ہو گے۔۔۔ تقریبا۔۔۔ پانچ۔۔۔ لاکھ کا خرچہ
آنے گا۔۔۔

آپ وہ بھردے۔۔۔ ہم لوگ۔۔۔ اپنا۔۔۔ علاج جاری رکھتے ہے۔۔۔

ڈاکٹر پرفیشنل انداز میں کھتاد و بارہ۔۔۔ اندر داخل ہوا۔۔۔

پ۔۔۔ پانب۔۔۔ پانچ۔۔۔ لاکھ۔۔۔ ذھرا کی ذبان لڑکھڑائی تھی

اب کہا سے لائے اتنے پسیے۔۔۔ ذین بی بی پریشان ہوئی۔۔۔

ذھرانے موبائل نکالا۔۔۔ اور اب وہ۔۔۔

افسا کو کال ملار ہی تھی۔۔۔

جو اپنی بہن کی شادی میں بزی تھی۔۔۔ تو وہ کال نہ اٹھا سکی۔۔۔

اما۔۔۔ آپ بیھٹے۔۔۔ میں۔۔۔ پسیے کے کر آتی ہوں۔۔۔

پر بیٹا۔۔۔ کس سے لوگی۔۔۔ کوئی نہیں دے گا۔۔۔

آپ بے فکر رہے۔۔ میں پسیے لے کر آؤ گی۔۔
 وہ بھاگتے ہوئے۔۔ ہو سپیٹل سے باہر نکلی۔۔ اس کی ہیل ٹوٹ
 چکی تھی۔۔ وہ وہی سینڈل نکالے۔۔ پھینک کر۔۔ بنابر واہ کیے۔۔ بھاگتی
 گئی۔۔ وہ یہ تک محسوس نہیں کر پا رہی تھی۔۔ کے۔۔ اس کے پیرز خی
 ہو رہے ہے۔۔


 بس بھاگی جارہی تھی۔۔
 وہ اب اپنی دوست افسا کے پاس جا رہی تھی۔۔ کیونکے۔۔ ذھرا کو اس
 نے ہوٹل کے متعلق بتایا تھا۔ جو ہو سپیٹل سے۔۔ دس منٹ کے فاصلے
 پر تھا۔۔

ذھرا کے پاس اتنے پسیے بھی نہیں تھے کے وہ۔۔ کوئی۔۔ سواری لے
 سکے۔۔ کیونکے پریشانی۔۔ میں

-- وہ اتنے پسیے لینا بھی بھول گئی -- یار نوشی -- تیرا کزن تو بہت

خوبصورت ہے ---

نوشی کی دوست -- شازل خان کو دیکھتے ہوئے بولی --

جانتی --- ہوں --- وہ مسکرائی -- پر بہت جلد -- ہم ایک ہونے
والے ہے -- تو تم اپنی نظریں سن بھال لو -- ورنہ تمہارے لیے مشکل

ہو گا --



ایک نظر افسا کی بہن کو دیکھا -- جو دلہن بنی بیھٹی تھی --

اچھا ایک بات بتاؤ -- تم لوگ اتنے امیر ہو -- پھر تم لوگوں کو یہی لوگ

-- ملیں -- رشتہ جوڑنے کے لیے --

مجھے تو شکل سے ہی غریب لگتے ہے ہے ---

نوشی کی دوست منہ بناتے ہوئے بولی --

بھی منہ بنایا۔۔۔
وہ غریبی۔۔۔ امیری نہیں دیکھتا۔ بھائی کی پسند ہے۔۔۔ نوشی نے
ہمہم۔۔۔ غریب تو ہے۔۔۔ بس۔۔۔ کہتے ہے۔۔۔ نہ جس پر دل آجائے

نوشی مسکرائی---میں---ہمہ شہ---پسے دیکھ کر محبت کرتی
ہوں---کیونکے---پسائے تو سب میں۔

ایک نظر شاذ کو دیکھا۔ جو۔ ان کے سامنے۔ ایک صوف پر

ٹک لگئے۔ خاموش بیھٹا تھا۔

یا ہوں۔ کہہ لے کے شاید وہ بور ہو رہا تھا۔۔۔

پر وہاں موجود ہر لڑکی -- کی نگاہ میں تھا -- کیونکے وہ واقعہ ہی بہت

خوبصورت تھا۔ کے ہر لڑکی۔۔۔ کی نگاہ میں رہ کر۔۔۔ انھیں دھڑکنیں تیز
کر سکیں۔۔۔

ذھرا۔۔ ہوٹل میں پہنچی۔۔ گھٹنوں کے بل۔۔ کھڑے ہوتے ہوئے
۔۔ سانس لی۔۔ کیونکے اسے واقع ہی سانس لینے کی ضرورت تھی۔

آنکھوں سے آنسو مسلسل روایا تھے۔ وہ بار بار۔۔ وہ آنسو صاف کر رہی تھی۔۔ ا۔۔ ا۔۔ افسا۔۔ میری بات۔۔ سنو۔۔ وہ بغیر کسی کی پرواہ کیے افسا کا ہاتھ پکڑے اسے۔۔ ہوٹل سے باہر لے آئی تھی۔۔
شازل خان بھی دونوں کے پیچھے لپکا تھا۔۔

ت۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔ ذھرا۔۔ تمہاری تو آج منگنی تھی
۔۔ افسا جیرا ن ہوئی۔۔

اس بات۔۔ پر شازل خان کے قدم تھے۔۔ اور وہ وہی روک گیا۔۔

وہ اپناد کھ برداشت نہ کر سکی۔۔ کہتے ہے نہ

جب دوست سامنے ہو۔۔ تو دل کی ہر بات بتانے کو دل کو کرتا ہے۔۔

وہ بجائے اس کے گلے لگنے کے۔۔ اس کے قدموں میں گری تھی۔۔

ا۔۔ افسا۔۔ پلیز۔۔ م۔۔ میری۔۔ کر دو۔۔ مجھے۔۔ تمہاری

مدد کی ضرورت ہے۔۔ وہ رورہی تھی۔۔

اس کا چہرہ۔۔ انسو سے دوبارہ بھیگ چکا تھا۔۔

شازل خان یہ سب۔۔ وہی کھڑا دیکھ رہا تھا۔۔

افساجلدی سے نیچے بیٹھی۔۔ کیا کر رہی ہو تم۔۔

ذھرا۔۔ اج سے پہلے تو تمھیں اس طرح روتے نہیں دیکھا۔۔ وہ بھی رو

دینے کو تھی۔۔

پر ایک دو آنسو تو اس کے بھی گالوں کو چھوتے کپڑوں میں جذب ہو چکے

تھے۔۔

ب۔۔ ب۔۔ بابا۔۔ جان۔۔ کو۔۔ ہات اٹیک ایا۔۔ ہے۔۔ وہ

ہو سپیٹل ہے۔۔۔

آنکھوں سے آنسو صاف کرنے کی ناکام کوشش کی۔

کیا۔۔۔ افسا۔۔ جیران ہوئی۔۔ پر ہوا کیا ہے انکل کو۔۔۔

وہی جو پچھلے ایک سال سے ہورہا ہے۔۔

وہ بنا۔۔ ڈرے۔۔ بولی۔۔۔

جیران ہوئی۔۔ کیا وہ لوگ۔۔ پھر جواب دے گئے۔۔ سوالیہ

نظروں سے ذہرا کو دیکھا۔۔۔

جو ہاں میں سر ہلا گئی تھی۔۔

شازل خان سب۔ دیکھ رہا تھا۔ وہ بھی حیران تھا۔ کے بھلا۔ اتنی
خوبصورت لڑکی کو۔ کون۔ اس طرح منع کر سکتا ہے۔۔۔
پ۔۔۔ پ۔۔۔ پلیز افسا۔۔۔ میری مدد کرو۔۔۔ مجھے۔۔۔ پانچ۔۔۔ لاکھ۔۔۔
کی ضرورت ہے۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے۔۔۔ دے دو۔۔۔ م۔۔۔ میں وعدہ
کرتی ہوں۔۔۔ تمھیں لوٹادو گی۔۔۔

اس نے افسا کی۔۔۔ ہاتھ جوڑے۔۔۔
کیا کر رہی ہو تم۔۔۔ پا گل ہو کیا۔۔۔ تم جانتی ہو۔۔۔ کے۔۔۔ اگر
میرے پاس۔۔۔ اتنے پسیے ہوتے۔

تو۔۔۔ میں تمھیں اتنے سوال کرنے دیتی۔۔۔

ایک اداں نظر ذھر اپر ڈالی۔۔۔

پ۔۔۔ اف۔۔۔ افسا۔۔۔ م۔۔۔ مجھے سخت ضرورت ہے۔۔۔ بابا۔۔۔ کے

علاج

کے لیے---

کیا تم--- اپنے موم ڈیڈ سے بات کرو--- شاید--- وہ میری کچھ مدد کر سکیں---

دو سینڈ سوچا---

مجھے نہیں لگتا۔ ذھرا۔ کیونکے۔ تم جانتی تو ہو۔ جو پسیے تھے وہ بہن کی شادی پر لگا دیے۔

ت۔ تم۔ عالیان بھائی کو کیوں نہیں کہتی۔ کے وہ باہر سے بھیج دے۔ کچھ پسیے۔

ذھرانے روتے ہوئے۔ افسا کا ہاتھ تھاما۔

کی تھی کال۔ وہ نہیں اٹھا رہے۔ وہ رونے لگی تھی۔

ی۔ ی۔ یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔ افسا۔ اگر۔ میرے بابا۔ کو۔ کچھ ہو گیا۔ تو۔ میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤ۔

گی۔۔۔ وہ۔۔۔ ہمیچکپیاں لیتے ہوئے رورہی تھی۔ افسا کی نظر۔۔۔ اس کے

پاؤ پر پڑی ۔۔

ذھرا--- تم--- وہا بھی اتنا بولی ---

میں کر سکتا ہوں -- تمہاری مدد

اللفاظ پر۔۔ دونوں۔۔ نے جیرانگی سے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔

ذھر اجیراں ہوئی۔ وہ کوئی اور نہیں وہی شخص تھا۔ جس کے قد مول

میں وہ لڑکھڑا کر گری تھی ۔۔

ہاں۔۔۔ وہ شازل خان تھا۔۔۔ جو پاکٹ میں ہاتھ ڈالے۔۔۔

سنجیدہ کھڑا تھا۔۔۔

ت--- تم کر سکتے ہو۔۔۔ ہماری مدد۔۔۔ افسا۔۔۔ جلدی سے کھڑی ہونی۔

ذھرا بھی آہیستہ سے۔۔۔ کھڑی ہوتی تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔ کر سکتا ہوں۔۔۔ وہ یہ کہتا۔۔۔ چپ ہوا تھا۔۔۔

افسا مسکراتی ---

ذھرا تم نے سنا۔۔۔ یہ ہماری مدد کر سکتا ہے۔۔۔

وہ ذھرا کے پاس لپکی تھی۔۔ جو شازل خان کو حیرا نگی سے دیکھ رہی تھی
۔۔ جو اس کے لیے انچان تھا۔۔ پر وہ انچان شخص اس کی مدد کرنے کو
کیوں تیار تھا۔۔ وہ اس بات سے انچان تھی۔۔

شازل خان بھی ذھر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ یا شاید وہ۔۔۔ اپنی نظریں اس پر سے ہٹا نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اک منٹ۔۔ افسا۔۔ دو بارہ۔۔ سامنے آئی۔۔

پر تم نہ ہمیں جانتے ہونہ۔ ہم تمھیں --- تو تم ہماری مدد کیوں کرو

گے۔۔۔ وہ جیرا نظر وں سے۔۔۔ دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ہلکی سے سائل نے ہونٹوں کو چھوا۔۔

That's my point....

میں کچھ بھی۔۔ بغیر۔۔ کسی مقصد۔۔ اور بغیر کسی وجہ کے نہیں کرتا

وہ دو قدم آگے بڑھتا ہوا۔۔ ذھرا کے پاس آیا تھا۔۔

جو۔۔ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

تواب تم کیا چاہتے ہو۔۔ افسانے۔۔ سوالیہ نظر وں سے۔۔ شازل خان کو دیکھا۔۔

چاہتا تو میں بہت کچھ ہو۔۔ پر۔۔ چاہتا بھی نہیں۔۔ وہ ایک لفظی جواب کو۔۔ دو لفظی جواب کر گیا تھا۔۔

کیا چاہتے ہے آپ۔۔۔ اب کی بار۔۔۔ ذھرا بولی تھی۔۔۔ جس کے شازل سے ساتھ مخاطب ہونے پر۔۔۔ شازل کے دل دھڑکنے بے قابو ہوتی تھی۔۔۔

مسکرا یا۔۔۔ بہت اچھا بولتی ہو تم۔۔۔ وہ کھڑا اس کی تعریف کر رہا تھا۔۔۔ وہ اس قدر اپنے سوال سے جواب دے رہا تھا۔۔۔ کے سامنے والا کو اس کا سوال ہی لگ رہا تھا۔۔۔
 نامجھی سے شازل خان کو دیکھا۔۔۔
 ہم چاہیے تو بعد میں ڈیسکس کر سکتے ہے۔۔۔
 اس وقت تمہارے لیے تمہارے بابا کی جان۔۔۔ ذیادہ ضروری ہے۔۔۔
 شازل خان۔۔۔ اپنا موبائل نکال چکا تھا۔۔۔

پر یاد رہے۔۔ اگر۔۔ میں تمہاری مدد کر رہا ہوں۔۔ تو بعد میں۔۔ اپنے

۔۔ قدم پچھے۔۔ مت ہٹانا۔۔

ورنہ تمہارے لیے مشکل ہو سکتی ہے۔۔

وہ حیران نظر وں سے شازل کی باتوں پر دھیان دے رہی تھی۔۔ پر اسے
اس وقت کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

نمبر بتاؤ۔۔۔۔۔

ہ۔۔۔۔۔ وہ حیران نظر وں سے۔۔۔ شازل خان کو دیکھنے لگی۔۔۔

جو مو بائل کو دیکھتے ہوئے اب ذھرا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

نمبر بتائیے۔۔۔ جس میں پسیے ٹرانسفر کرنے ہے۔۔۔

جلدی سے بولا۔۔۔

پ۔۔۔ پر۔۔۔ ذھر ॥ بھی اتنا بولی۔۔۔ کیونکے وہ اس سے مدد نہیں لینا
چاہتی تھی۔۔۔ پر۔۔۔ اس کے پاس۔۔۔ اب۔۔۔

کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔ اسے یہ تھا۔ کے وہ پیسوں کے بد لے سود سمیت پلیے واپس مانگے گا۔ پر۔ وہ ایسا کرنے کے لیے بھی شاید تیار تھی۔ کیونکے۔۔۔

اس کے بابا۔ اس کے لیے۔ جان سے بڑھ کرتھے۔۔۔
پر۔ وہ شازل خان سے مدد لینے کے لیے ہیچچارہی تھی۔
تبھی۔ افسا۔ نے بغیر پوچھھے۔ ذھرا کا نمبر بتایا۔۔۔
وہ نمبر۔ لکھتے ہی۔ اسے سیو کرتے ہوئے مسکرا یا تھا۔ اور۔۔۔ پلیے سینڈ کیے۔ جس کا میسج۔ ذھرا کے موبائل پر آچکا تھا۔۔۔
وہ حیران نظر وں سے اپنے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
کے وہ اسے جانتا تک نہیں پھر کیوں اس کی مدد کر رہا ہے۔

ذھرا۔۔۔ چلو چلتے ہے۔۔۔

ایک نظر شازل پر ڈالے۔۔۔ افسا کو دیکھا۔۔۔

نہیں۔۔ افسا تمہارے لیے خوبصورت دن ہے۔۔ میں اپنی وجہ سے
۔۔ تمہارا یہ دن خراب نہیں کرنا چاہتی۔۔ میں چلی جاؤ گی۔۔ وہ بنا کسی
کی پرواہ کیے۔۔ اور بنا جواب لیے۔۔
واپس۔۔ اسی راستے دوڑی۔۔

شازل خان۔۔ اسے بھاگتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔ وہ جان چکا
تھا۔۔ کے اس کے پاؤ کیوں زخمی ہے۔

افسانے نظر۔۔ شازل خان پر ڈالی۔۔۔

آپ نے مدد کیوں کی۔۔ سوالیہ نظر وں سے۔۔ دیکھا۔۔۔

وقت آنے پر سب بتادو گا۔۔ ویسے بھی مجھے وقت پر کیے گئے کام اچھے
لگتے ہے۔۔۔

ایک نظر۔۔ افسا کو دیکھا۔۔ اور اندر کی طرف بڑھا۔۔۔
عجیب ہے۔۔۔ نہ جان۔۔۔ پہچان۔۔۔ اور اتنی بڑی۔۔۔ رقم۔۔۔

ایسے ہی دے دی۔۔

اور سب سے بڑھ کر۔۔ موبائل میں پانچ لاکھ روپے۔۔ کون۔۔ ڈلوا
کر رکھتا ہے۔۔

وہ مذید حیران ہوتی۔۔

کندھے اچھائے۔۔ اور اندر کی طرف لپکی۔۔


یہ تجھے۔۔ وہ دونوں ماں۔۔ بیٹی خوب روئی تھی۔

کہتے ہے جانے والی قدر صرف وہ جانتا

ہے جس کا جاتا ہے۔۔ دوسروں کے آپ کیطط ذندگی سے کوئی فرق
نہیں پڑتا۔۔ پر اگر کوئی خوشی ہو یا۔۔ کوئی

خامی تو بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہے۔۔

میں نے اس لڑکی کی مدد کیوں کی۔۔۔

شازل خان۔۔۔ صوفے پر بیٹھتے ہی سوچ میں ڈوپا تھا۔۔۔ بہت خوبصورت تھی وہ لڑکی۔۔۔ ہلکی سماں نے اس کے ہونٹوں کو چھووا۔۔۔

بلکل میری ٹائپ گی۔۔۔ جیسی۔۔۔ مجھے چاہیے۔۔۔



ب۔۔۔ ب۔۔۔ ب۔۔۔ ب۔۔۔ م۔۔۔ ب۔۔۔ ب۔۔۔ بابا جان اس دنیا میں

نہیں رہے۔۔۔ وہ روتے ہوئے بنار ہی تھی۔۔۔

عالیان احمد۔۔۔ کے جیسے صدمہ لگا ہو۔۔۔

پاگل ہو تم۔۔۔ ذھرا۔۔۔ ابھی دو گھنٹے پہلے میری بات ہوئی تھی بابا سے

۔۔۔ وہ چلا یا تھا۔۔۔

ب۔۔۔ بھائی۔۔۔ م۔۔۔ میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔ وہ روتے
 ۔۔۔ ہونے پنج بیھٹی تھی۔۔۔ کیوں کے اسے لگا تھا۔۔۔ جیسے اس کا وجود
 کمزور پڑ گیا ہو۔۔۔

ت۔۔۔ تم۔۔۔ عالیاں۔۔۔ کچھ کہتے ہوئے خاموش ہوا۔۔۔
 جلدی سے کال کٹ کی۔۔۔ اور باہر کی طرف لپکا۔۔۔

وہ دیوار سے ٹیک لگائے بیھٹی تھی۔۔۔ کوئی نہیں تھا۔۔۔ اس کے پاس
 ۔۔۔ جوا سے حوصلہ دے سکتا۔۔۔ وہ خود کو اکیلی بیھٹی کوس رہی تھی۔۔۔

س۔۔۔ س۔۔۔ سب۔۔۔ میری وجہ۔۔۔ س۔۔۔ سے ہوا۔۔۔ ہے

۔۔۔ بابا۔۔۔

آپ کی۔۔۔ بیٹی۔۔۔ بد قمیست نکلی۔۔۔ اپنے ہی باپ کو مار ڈالا۔۔۔

چلاتے ہوئے رونے لگی۔۔

کیا کہہ رہی ہو تم

افسا۔۔۔ ذھر اکی دوست۔۔۔ شادی سے فارغ ہو چکی تھی۔۔۔

جب اسے۔۔ کسی نے اطلاع کی۔۔ وہ بنا کچھ سوچ پڑے۔۔

ذھرا کے گھر پنجی ---

عالیاں۔۔ بھی۔۔ ایمر جنسی۔۔ سپٹ لے کر۔۔ وہاں۔۔

سے آجھا تھا۔۔۔

1

حسنا۔ افسا کی بہن ابھی بھی کال نہیں آٹھارہی تھی۔۔۔

اطلاع نہ دے سکا۔۔۔

آخر۔ کال۔۔ انتظار کرنے کے بعد۔۔ میت اٹھا لی گئی۔۔

ذھرا۔۔ چلاتے ہوئے رورہی تھی۔۔

پر۔۔ جو مر جاتے ہے۔۔ وہ کبھی لوٹ کر نہیں آتے۔۔

ا۔۔ ا۔۔ افسا۔۔ س۔۔ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔

وہ افسا۔۔ کی گود میں سر رکھے۔۔ انسو سے رورہی تھی۔۔

وہ بھی بھی اسی جوڑے میں تھی۔۔ جس پر بہت سے لوگ۔۔ باتیں

بنائ کر جا چکی تھے۔۔

پر جن پر گزرتی ہے۔۔ وہی۔۔ اس تکلیف کو جانتے ہے

۔۔۔ نہس۔۔ ذھرا۔۔ ایسا نہیں بولتے۔۔

اللہ کو جو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔۔ خود کو سنا بند کر دو۔۔

ت۔۔ تم جانتی۔۔ ہو۔۔ ب۔۔ بابا۔۔ نے میری ٹینشن لی۔۔ وہ

ہیچکیوں سے روتے

ہوئے افسا کو بتارہی تھی۔۔۔

وہ تو بہنا تھا۔۔ ذھرا۔۔ تم یہ سب باتیں۔۔ اپنے دماغ سے نکلا دو۔۔۔

ذھرا کے چہرے پر آتے بال پچھے کیے۔۔

م۔۔۔ ما۔۔۔ کدھر ہے۔۔۔ ایک نظر ارد گرد دوڑائی۔۔۔

آنٹی۔۔ دوسرے روم میں ہے۔۔۔ تم انھیں تھوڑی دیر اکیلار ہنے دو

۔۔۔ ذھرا۔۔۔

افسانے اسے سمجھایا۔۔۔

چھوڑ گئے آپ۔۔۔ فینب بی بی احمد صاحب کی تصویر دیکھتے ہوئے رو

رہی تھی۔۔۔

ایسے کیسے اکیلا کر گئے۔۔۔ آنسو نکل کر۔۔۔ تصویر پر گرا۔۔۔
 اتنی بڑی۔۔۔ ذمہ داری۔۔۔ مجھا اکیلی پر۔۔۔ چھوڑ گئے۔۔۔ جب کے ہمیں
 مل کر اس کا فرض نبھانا تھا
 آنکھوں سے آنسو مسلسل رواں تھے۔۔۔

میں کیوں ابھی تک اسے سوچ رہا ہو۔۔۔ کتنا پیار انداز تھا۔۔۔ اس کے
 گرنے کا۔۔۔ شازل خان۔۔۔ اینے کے سامنے کھڑا۔۔۔ سوچ میں ڈو با
 تھا۔۔۔

وہ بکھل ایسی لگی۔۔۔ جیسے اللہ نے۔۔۔ آسمان سے کوئی۔۔۔ پیاری سی
 پری نیچے پھینکی ہو۔۔۔
 اور۔۔۔ وہ چلنابھول چکی ہو۔۔۔ اور لٹر کھڑا کر گر۔۔۔ گئی۔۔۔
 وہ مسکرا یا تھا۔۔۔

وہ ضرور کوئی ممحنہ ہے میرے لیے۔۔۔

شاzel۔۔۔ نوشی۔۔۔ پکارتے ہوئے روم میں داخل ہوئی۔۔۔

وہ بس۔۔۔ اپنے کے سامنے سے ہٹا تھا۔۔۔ نوشی کو ایک نظر نہ دیکھا

۔۔۔

شاzel۔۔۔ لاو۔۔۔ میں۔۔۔ تمہاری۔۔۔ کچھ۔۔۔ مدد کر دیتی ہوں۔۔۔

ایک نظر روم کو دیکھا۔۔۔ جو بکھرا ہوا نہیں تھا۔۔۔

پر پھر بھی انجم بنتی۔۔۔ کہہ گئی۔۔۔

شاzel خان آرام سے صوفے پر بیٹھتا۔۔۔

تمھیں لگتا مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔۔۔

ٹانگ پر ٹانگ رکھی۔۔۔

مجھے لگتا نہیں۔۔۔ تمھیں میری ضرورت ہے۔۔۔ نوشی مسکراتی۔۔۔ اور

شاzel کے پاس صوفے پر بیٹھی۔۔۔

جیسے شازل خان۔۔۔ اگنور کرتا چہرہ دوسری سائیڈ کر گیا تھا۔۔۔
آج تک۔۔۔ مجھے کسی ضرورت نہیں پڑی۔۔۔ جب پڑے گی۔۔۔ میں
خودی مانگ لوں گا۔۔۔ وہ سفاک لہجے میں بولا۔۔۔
اور یقیناً وہ دن بہت جلد آنے والا ہے جب تمھیں میری ضرورت
پڑے گی۔۔۔



Come on.....

میں نے یہ کب کہا کے مجھے تمہاری ضرورت پڑے گی۔۔۔ وہ ایک نظر
نوشی کو دیکھ کر۔۔۔ منتظر کر گیا۔۔۔

میرا اللہ ہے نہ میرے ساتھ۔۔۔ تمھیں ضرورت نہیں۔۔۔ وہ کھڑا ہوا
تھا۔۔۔

تم اب جاسکتی ہو

ایک نظر دروازے کو دیکھا۔۔۔

نوشی کھڑی ہوئی اور آئی برواچ کائی۔۔۔

اور ہاں۔۔ آیندہ میرے روم میں اُن سے پہلے۔۔ دس بار سوچ لینا

۔۔۔ کیونکے ۔۔۔ مجھے یہ بلکل پسند۔۔ نہیں کوئی نامحرم لڑکی اس طرح
کسی۔۔ کی بھی ضرورت بنتی پھرے۔۔۔

وہ سیدھی بات۔۔ کر گیا۔۔۔

نوشی۔۔۔ نے غصے سے مٹھیاں پھی۔۔۔

ایک نظر۔۔ شازل خان پر ڈالے۔۔ وہ روم سے نکلی تھی۔۔ جیسے
۔۔۔ شازل خان ماتھے میں بل ڈالے گھور رہا تھا۔۔

I hate this type of girls..

وہ سفاک لہجے میں بولا تھا۔۔۔ اور روم سے باہر چلا آیا۔۔

بھائی۔۔۔ آپ۔۔۔ ذھرا۔۔۔ نے عالیاں کو مخاطب کرنا چاہا

۔۔۔ جب وہ اسے اگنور کرتا۔۔۔ آگے بڑھ گیا۔۔۔

وہ حیران ہوئی۔۔۔ اور عالیاں کی پچھے دو میں کئی۔۔۔

بھائی۔۔۔ آپ مجھ سے ناراض ہے کیا۔۔۔ سوالیہ نظر وں سے دیکھا جو
ابھی بھی نم تھی۔۔۔

عالیاں مٹھیاں میختے ہوئے۔۔۔ ذھرا کے پاس۔۔۔ آیا۔۔۔ ایک
ایسی لڑکی۔۔۔ جو میرے۔۔۔ باپ کا۔۔۔ قتل کر گئی۔۔۔ کیا کبھی میں اس

سے۔۔۔ خوش ہو سکتا ہوں۔۔۔

وہ اسے اپنے ہی باپ کا قاتل کہہ رہا تھا۔۔۔

ک--- کیا میں سچ میں قاتل ہو--- سوالیہ نظر وں سے آئینے میں
 کھڑی لڑکی کو دیکھا---
 ہا--- میں ہی قاتل ہو--- اپنے بابا۔ کی--- کتنی شرم کی بات ہے۔
 -- ایک بیٹی ہی اپنے باپ کی قاتل ہے---
 آنکھوں سے آنسو مسلسل جاری تھے--- پر۔ وہ آرام سے بول رہی
 تھی--- بیڈ کی طرف۔ لکھی--- اور لیٹ گئی---
 پر جب دل پر۔ کسی کو کھونے کا ڈر ہو--- تو۔ آنسو چھپائے نہیں
 چھتے۔
 وہ تو پھر بھی۔ اپنے باپ کو تکلیف میں دیکھ کر آئی تھی۔
 جلدی سے ہوٹل میں داخل ہوئی۔
 موم--- یہ آخری بار تھا۔ کے میں پاکستان آیا۔ ہوں---

مجھے بکل پسند نہیں--- بہت وقت ضائع کرتے ہے---

یہ لوگ اپنی شادیوں میں۔

شازل خان کا پر بات کرتا ہوا۔ شکوہ کر رہا تھا۔

بیٹا۔ وہاں تو اتنا مز آتا ہے۔ اگر میں آسکتی۔ تو ضرور آتی۔ پر

میری مجبوری تھی۔ اس لیے تمھیں

بھیجا۔

Be relax and enjoy....

شازل نے آہ بھری۔ میں۔ آ جاؤ گا۔ واپس۔ ولیمہ اٹینڈ

کر کے۔

مجھے اور فورس مت کیجیے گا۔

میں اب اور یہاں نہیں رو ہوں گا۔

پر بیٹا۔ ابھی اس کی موم اتنا بولی۔ کے وہ کال کٹ کر چکا تھا۔

I don't Care about anyone...

(مجھے کسی کی پرواہ نہیں ---)

سفاک لبھ میں بولتا ہوا۔۔۔ موبائل پاکٹ میں ڈالا۔۔۔

افسا۔۔۔ کہاں ہو تم۔۔۔ وہ۔۔۔ اپنی میکسی اٹھائے۔۔۔ افسا کو اس ہجوم

میں

ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ وہ وہاں۔۔۔ کے لوگوں کی توجہ کی مرکز نہ بنی۔۔۔

کیونکے۔۔۔ وہ بھی۔۔۔ اچھے کپڑوں میں تھی۔۔۔

پر۔۔۔ اس کا چہرہ میک سے آری تھی۔۔۔ کیونکے۔۔۔ اس نے ہلکا سہ میک کیا

تھا۔۔۔ جور دو روکر۔۔۔

بار بار۔۔۔ کپڑوں سے رگڑتے ہوئے۔۔۔ صاف ہو چکا تھا۔۔۔

پر نیٹ کے ڈوپٹ سے اپنا چہرہ صاف کرنے کی وجہ سے اس کے چہرے
دو تین نشان بنے تھے۔

جو شاید کچھ دیر بعد اسے تکلیف پہنچانے والے تھے
کیونکے ابھی وہ اتنی بڑی تکلیف میں تھی ---

کے اسے اپنی یہ چھوٹی چھوٹی تکلیفیں نظر نہیں آئی۔

شاzel خان نے سامنے پڑے ٹیبل سے پانی کا۔ گلاس اٹھا۔

تبھی --- ذھرا۔ جو۔ افسا کوڈھونڈ رہی تھی --- ٹیبل سے اٹکتے ہی

--
لڑ کھڑا کر۔ کسی کے قدموں میں گری ---

شاzel خان۔ جو۔ پانی پینے ہی والا۔ تھا۔ اس کے قدموں۔ میں
کسی لڑکی کو گرتادیکھ اس کی طرف

مخاطب ہوا۔۔۔ اور حیرانگی سے دیکھنے لگا۔۔۔

ذھر اکا چہرہ۔۔۔ نیٹ کا ڈوپٹہ۔۔۔ ہلکا سہ سر سے سر کا تھا
۔۔۔ بالوں کی کچھ لٹے۔۔۔ آگے آئی تھی۔۔۔

شازل خان کی نظر۔۔۔ ذھر اکے پاؤں پر پڑی۔۔۔

جوز خمی تھے۔۔

اور ان میں سے خون بھہ رہا تھا۔۔

وہ مذید حیران ہوا۔۔۔

آ--- آ--- ذھر اکی بازوں پر گرنے کی وجہ سے چھوٹ لگی---
اس نے اپنی بازوں پکڑتے ہوئے۔ اپنا چہرہ۔ اوپر کیا۔ جو۔ رو
رو کر سرخ ہو چکا تھا۔

شازل۔۔ اسے دیکھتے ہی۔۔ ادر گرد کے ماحول کو۔۔ بے خبر محسوس
کرنے لگا۔۔ اسے لگا۔۔ جیسے۔۔ وہ سب سے خوبصورت جگہ پر ہو۔

اس کے دھڑکنیں تیز ہونے لگی۔۔۔ ایک پل کے لیے تو اسے لگا
۔۔۔ جیسے۔۔۔ وہ وہاں۔۔۔ موجود ہی نہیں۔۔۔ اس کی روح نکل کر
۔۔۔ بھاگ چکی ہو۔۔۔ اور اسے ایسے ہی چھوڑ گئی۔۔۔

ذھرا۔۔۔ نے۔۔۔ جلدی سے۔۔۔ اپنی چوٹ کو اگنور کیا۔۔۔ اور
ایک نظر سامنے دیکھا۔۔۔

تب۔۔۔ اس کی۔۔۔ انکھیں شازل سے ملی تھی۔۔۔ جو اسے ایسے دیکھ رہا تھا

۔۔۔ جیسے۔۔۔ وہ کوئی معجزہ ہو۔۔۔
شازل۔۔۔ اس کی اداس آنکھوں میں دیکھتے ہوئے خود کو تکلیف محسوس
کر رہا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ وہ وہی شازل خان تھا۔۔۔ جیسے آج تک کوئی لڑکی پسند نہیں آئی
تھی۔۔۔ پر۔۔۔ آج وہ لڑکی۔۔۔ جو لڑکھڑا کر اس کے قدموں میں گری

تھی۔۔۔ وہ اسے ایک مجزہ لگی۔۔۔ جو شاید اللہ کی طرف سے اس کے

لیے تھا۔۔۔

ذھرانے جلدی سے نگاہ پھیری۔۔۔

اور کھڑی ہوتی۔۔۔

تم۔۔۔ شازل بھی ساتھ ہی کھڑا ہوا۔۔۔ وہ بس اتنا بولا۔

کے۔۔۔ ذھرا۔۔۔ سامنے بیٹھی۔۔۔

افسا کو دیکھ جلدی سے اس کی طرف لپکی۔۔۔

شازل اسے۔۔۔ بھاگتا ہوا دیکھ

رہا تھا۔۔۔ جو بھاگتے ہوئے۔۔۔ اپنے پیروں پر لگی چوٹ۔۔۔ کی کچھ بوندیں

۔۔۔ سفید فرش۔۔۔ پر چھوڑئے جارہی تھی۔۔۔ موم۔۔۔ کل صحولیمہ سے

فارغ ہو کر میں دوبارہ جاؤ گی ذھرا کے گھر۔۔۔ اسے ابھی میری

ضرورت ہے۔۔۔ اگر۔۔۔ آپی کی شادی نہ ہوتی تو میں آج بھی واپس نہ

آتی۔ تھکے ہوئے۔ جسم کے ساتھ۔ وہ اپنی ماں کو آگاہ کرتی
۔۔ صوفی پر بیٹھی۔

ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔۔ اسے ابھی تمہاری ضرورت ہے۔۔ بیٹا۔۔
اس کی موم پاس۔۔ بیٹھی۔۔ اور۔۔ کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے
ریکس کرنے کی کوشش کی۔۔

یہ کال کیوں نہیں اٹھا رہی۔۔ وہ اب سے پہلے۔۔ دوبار کال ملاچکا۔ تھا

شازل خان نے ایک نظر۔۔ موبائل کی سکرین کو دیکھا
کہی۔۔ مجھے دھوکا تو نہیں دے گئی۔۔
اس نے آپنی آنکھیں چھوٹی کی تھی۔۔

جسے کرتے ہوئے وہ بہت کیوٹ لگ رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ میں ہر انسان کو۔۔۔ ایک سینکڑ میں پچان لیتا ہوں۔۔۔

وہ دھو کا نہیں دے گی۔۔۔ اور ویسے بھی بھاگ کر جائے گی کہا

۔۔۔ شازل خان۔۔۔ کے ہاتھوں پچنا اتنا آسان

نہیں۔۔۔

سوچتے ہوئے۔۔۔ بیڈ پر لیٹا۔۔۔



نیکست ڈرے۔۔۔

اما۔۔۔ کچھ تو کھالے۔۔۔ آپ کل سے بھوکی ہے۔۔۔ ذھرانے روٹی کا

نوالہ۔۔۔ زینب بی بی کے آگے کیا۔۔۔

تم بھی توکل سے بھوکی ہو۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔ ماما۔۔۔ پلیز آپ کھالے۔۔۔

ذینب بی بی نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔

نوالہ نچے رکھے۔۔۔ وہ۔۔۔ اپنی ماں کی گود میں سر رکھ گئی تھی۔۔۔

ماما۔۔۔ پلیز۔۔۔ ایسامت کرے میرے ساتھ۔۔۔ اب آپ واحد ہے
۔۔۔ میرے پاس۔۔۔ اگر۔۔۔ آپ۔۔۔ اس طرح۔۔۔ کریں گی۔۔۔ تو

۔۔۔ میں۔۔۔ اور ٹوٹ جاؤ گی۔۔۔ انکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔۔۔

ذینب بی بی نے ذھرا کے سر پر پھیرا۔۔۔

ایک نوالہ بھی آگے نہیں جا رہا۔۔۔ ذینب بی بی آنسو صاف کر گئی تھی

--

ذھرا دوبارہ کھڑی ہوئی۔۔۔ اور دوبارہ۔۔۔ نوالہ اٹھائے۔۔۔ ذینب بی بی
کی طرف بڑھایا۔۔۔

مجھے آپ کی ضرورت ہے ماما۔۔۔ التجائی آنکھوں سے ذینب بی بی کو دیکھا۔۔۔

جو اس نظر وہ سے۔۔۔ ذھرا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
ذینب بی بی نے وہ نوالہ لیا۔۔۔ پر وہ ماں تھی۔۔۔ اس نے۔۔۔ اب ایک نوالہ۔۔۔

ذھرا کی طرف بھی بڑھایا تھا۔۔۔ ذھرانے ناچاہتے ہوئے بھی وہ نوالہ اپنے حلق سے اتارا تھا۔۔۔

ہائے۔۔۔ موم۔۔۔ کتنا کم وقت ہے۔۔۔ جلدی کرے ہم لیٹ رہے ہے۔۔۔ افسا۔۔۔ نے سینڈل ڈالتے ہوئے۔۔۔ آواز لگائی۔۔۔
وہ دیسے کے فنگشن کے لیے نکلنے والے تھے۔

چلو۔ بیٹا۔۔۔ میں تیار ہو۔۔۔ افسا کی موم۔۔۔ نے جواب دیا۔۔۔

وہ لوگ۔۔۔ ویسے کے لیے نکلے۔۔۔

موم۔۔۔ میں۔۔۔ ابھی واپس نہیں آ رہا امریکہ۔۔۔ شازل خان نے
موباکل کاں کو لگائے۔۔۔ اپنے بال سیٹ کیے۔۔۔
اسما خان۔۔۔ (شازل کی موم۔۔۔)۔۔۔ جیران ہوئی۔۔۔

پر کل تو تم واپس آنا چاہتے تھے۔۔۔
جی موم۔۔۔ مجھے کچھ کام ہے۔۔۔ میں وہ کر کے۔۔۔
پھر آؤ گا۔۔۔ وہ جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا۔۔۔
اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ جیسی تھماری مرضی۔۔۔

پر تمہاری بہنیں تم سے اداں ہے۔۔۔ ان کا کہنا ہے۔۔۔ تم جلدی واپس آجائو۔۔۔ سامنے بھٹی۔۔۔ دونوں لڑکیوں کو دیکھا۔۔۔ ہما شاذل کی چھوڑی بہن۔۔۔ اور۔۔۔ ہانیہ۔۔۔ بڑی بہن دونوں مسکراتی۔۔۔

شاذل بھی مسکرا یا تھا۔۔۔ آپ جانتی ہے کہ وہ کیوں اداں ہے۔۔۔

صوف پر بیٹھا۔۔۔

بلکل جانتی ہو۔۔۔ اسماخان بھی مسکراتی۔۔۔ اچھا تم فنگشن اٹینڈ کر لو۔۔۔ بعد میں بات کرو گی۔۔۔ اسماخان نے جلدی سے کال کاٹی۔۔۔ کیونکے۔۔۔ اس کے ہاتھوں سے۔۔۔ مو باسل چھین کر۔۔۔ شاذل کو ٹنگ کرنے والی تھی۔۔۔

موم۔۔۔ کیوں۔۔۔ کیا۔۔۔ آپ نے ایسا۔۔۔ ہمانے بچوں کی طرح منہ بنایا۔۔۔

میں جانتی ہوں۔۔۔ تم دونوں کی حرکتوں کو۔۔۔ اسی لیے۔۔۔
 چلو شاپاں۔۔۔ یونیورسٹی کے لیے۔۔۔ نکلو۔۔۔ ورنہ دیر ہو جائے گی۔۔۔
 ٹھیک ہے موم۔۔۔ منہ بناتے ہوئے۔۔۔ ہانیہ کے پاس پڑا بیگ
 ۔۔۔ اٹھایا۔۔۔ اور دونوں۔۔۔ یونی کے نکلی۔۔۔

سب لوگ۔۔۔ ہو ٹھل میں پہنچ چکے تھے۔۔۔ جہاں ویسے کی تقریب تھی

۔۔۔۔۔

وہ آج پھر۔۔۔ آرام سے صوفی پر بیھٹا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

جب اس کی نظر۔۔۔ افسا پر پڑی۔۔۔ جو۔۔۔ اس کے پاس سے گزر رہی تھی

روکو--- ایک نظر دیکھتا ہوا--- کھڑا ہوا---

پاکٹ میں ہاتھ ڈالے--

تمہاری دوست--- میری کال کیوں نہیں اٹھا رہی----

کہی--- وہ اپنی بات سے مکر تو نہیں گئی--- افسانے جیرا نگی سے۔ شازل
کو دیکھا----

بلکل نہیں وہ اپنی بات سے مکرنے والی نہیں ہے۔

وعدے کی پکی ہے--

افساد و قدم آگے ہوئی--- اور رہی بات--- کال اٹھانے کی--- وہ
کسی انجان شخص کی کال--- ایسے ہی نہیں اٹھا لیتی---
وہ مسکراتی تھی----

شازل خان من ہی من مسکرایا۔۔۔ بلکل ایسی لڑکی ہی تو چاہیے تھی

اسے۔۔۔ جو صرف اس کے لیے

Loyal

ہو۔۔۔

افسا۔۔۔ وہاں سے جانے لگی۔۔۔

اس کے ڈیڈ کیسے ہے۔۔۔ وہ دوبارہ سوال کر گیا تھا۔۔۔

افسا کے قدم تھے۔۔۔ انکھیں نم ہوتی۔۔۔ اور دوبارہ مرٹی۔۔۔

وہ۔۔۔ کل ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔۔۔

شازل۔۔۔ خان حیران ہوا۔۔۔ پھر تو وہ تکلیف میں ہو گی۔۔۔

وہ۔۔۔ حیران ہوتے ہوئے اس کے لیے پریشان ہوا۔۔۔

افسا نے سوالیہ نظر وہ سے شازل خان کو دیکھا۔۔۔

پر تمھیں کیوں اس کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔ وہ حیران تھی۔۔۔

ایک قدم آگے بڑھا۔۔۔ فکر تو ہو گئی نہ ۔۔۔ محبت جو ہو گئی ہے اس سے ۔۔۔ وہ ہمہ شہ۔۔۔ سیدھا جواب دیتا۔۔۔

اور آج بھی وہ ۔۔۔ سچ ۔۔۔ اور سیدھا۔۔۔ جواب دے گیا۔۔۔ بنا کسی کی پرواہ کے لئے ۔۔۔

What



افسا کے منہ سے بے ساخت نکلا۔۔۔

وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

تم۔۔۔ ہوش میں تو ہو۔۔۔

بلکل۔۔۔ میں اپنے پورے ہوش و حواس میں تم سے کہہ رہا ہوں۔۔۔ چاہو۔ تو آزمالو۔۔۔

ماتھے پر سنجیدگی۔۔۔ صاف ظاہر تھی۔۔۔

بھول جاؤ۔۔۔ وہ تمھیں کبھی نہیں مل سکتی۔۔۔ تمھارا اور اس کا کوئی جوڑ نہیں۔۔۔

ہمہ۔۔۔ شازل نے ہاتھ فولڈ کیے۔۔۔ تم مجھے۔۔۔ آگ میں پھیکنے کے بعد
۔۔۔ ایک جگ پانی سے۔۔۔ اس آگ کو بجانے کی کوشش کر رہی ہو۔ جو
۔۔۔ پہلے ہی پوری مجھے جلا چکی ہے۔۔۔
دیکھے میں آپ کو نہیں جانتی۔۔۔ کے آپ۔۔۔ حارس۔۔۔ بھائی۔۔۔ (اس
کی بہن کا شوہر۔۔۔)

کے کیا لگتے ہے۔۔۔ اور میں جاننا چاہتی بھی نہیں۔۔۔
پر وہ ایسی لڑکی نہیں۔۔۔ ہے۔۔۔ وہ آگے۔۔۔ پہلے ہی بہت مشکلات فیس
کر چکی ہے۔۔۔

اور۔ اب تم مذید اس کے لیے پ

مت کھڑی کچھے گا۔۔۔ وہ نہیں سہن کر پائے گی۔

اداس لبھے سے بولی۔۔۔

تمھیں لگتا ہے کہ میں اس کے لیے پریشانیاں بڑھاؤ گا۔۔۔

سوالیہ نظرؤں سے افسا کو دیکھا۔۔۔

محبت کرنے والے پریشانیوں سے نکالتے ہے۔۔۔

ان کے لیے پریشانیاں بڑھاتے نہیں ہے۔۔۔

پر۔۔۔ ایک نظر کی کوئی محبت نہیں ہوتی۔۔۔ مسٹر۔۔۔ وہ اس کا نام نہیں

جانتی تھی۔۔۔

شاذل۔۔۔ خان۔۔۔

ایک نظر افسا کو دیکھا۔۔۔ میرا نام شاذل خان ہے۔۔۔

اور رہی بات۔۔۔ ایک نظر میں محبت کی۔۔۔ احساس۔۔۔ ہے۔۔۔ کسی پل

۔۔۔ آپ کی ذندگی کو خوبصورت بناسکتا ہے۔۔۔

چاہے وہ۔۔۔ ایک نظر ہو۔۔۔ ہاپھر۔۔۔ ایک وقت۔۔۔

افسا خاموش ہوتی۔۔۔ کیونکے وہ اسے لاجواب کر گیا تھا۔۔۔

افسا بیٹا۔۔۔ تم ذھرا کے پاس جا رہی ہو کیا۔۔۔

افسا کی موم نے۔۔۔ ایک نظر شازل پر ڈالے۔۔۔ افسا کو دیکھا۔۔۔

جی موم۔۔۔ اسے میری ضرورت ہے۔۔۔ میں رات تک واپس آ جاؤ گی

۔۔۔ ایک نظر شازل خان پر ڈالے۔۔۔ وہ باہر کی طرف جانے لگی۔۔۔

پر۔۔۔ شازل خان۔۔۔ بھی اس کے پچھے لپکا۔۔۔

اور جلدی سے گاڑی میں بیٹھا۔۔۔ افسا کے آگے گاڑی کھڑی کی۔۔۔ جو

کسی۔۔۔ ٹیکسی کے ویٹ میں کھڑی تھی۔۔۔

آوبھیسو۔۔۔ میں تمھیں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔
 افسا حیران ہوئی۔۔۔ نہیں میں چلی جاؤ گی۔۔۔
 سنجیدہ ہوا۔۔۔ اگر تم یہ سوچ رہی ہو۔۔۔ کے تم اسے۔۔۔ مجھ سے دور
 رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر سکتی ہو۔۔۔ تو تمہاری یہ غلط فہمی ہے مس
 افسا۔۔۔

دلوں میں بسے لوگوں کو اتنی آسانی سے اگر۔۔۔ باہر پھینک دیا جاتا۔۔۔ تو
 -- لوگوں کے دل کب سے دھڑ کنا
 بند ہو جاتے۔

ایک نظر شاذ کو دیکھا اور گاڑی میں بیٹھی۔۔۔
 وہ لوگ۔۔۔ ذرا کے گھر کی طرف بڑھے۔۔۔

آپی---حسنا---کو دیکھتے ہی---ذھرا---کی آنکھوں میں آنسو آئے

جلدی سے حسنا کے ساتھ لیپٹی---

آپی---بaba---جان چھوڑ گئے ہمیں---دیکھنے نہ---وہ اکیلا
کر گئے ہم لوگوں کو۔

وہ حسنا کے گلے لگی---اپنا---من ہلاکا کر رہی تھی۔

پر---اگلے ہی پل---افسانے اسے جھٹکا تھا---اور خود سے دور کیا۔

--ٹھیک ہے اگر تمھیں لگتا ہے۔۔۔ کے تم پسیے دے سکتی ہو
---ڈن---تم مجھے تین دنوں کے اندر پسیے دو گی---بناسود---کے

--بس---میرے پیسے ہی لوٹاو گی--

دو قدم---برٹھتا ہوا۔

ذھرا کے قریب ہوا۔ جو دو قدم پچھے ہوئی تھی۔۔۔

اگر۔۔ تم نہیں لوٹا پائی۔۔ تو تم۔۔ خود کو ہار دو۔۔ گی۔۔

وہ سنجیدہ تھا۔۔۔

ذھرا کی آنکھیں پھیلی۔۔۔

م۔ منم۔ مطلب کیا ہے آپ کی اس بات کا۔۔

وہ وقت پر بتاؤ گا۔۔ گاڑی کی چابی گھومائی۔۔۔

پر یاد رہے۔۔۔ میں۔۔۔ اپنے وعدے اور وقت کا پابند ہو۔۔۔

تین دن بعد۔۔۔ تم۔۔۔ مجھے جہاں ملوگی۔۔۔ تمھیں میں کال پر بتاؤ گا

۔۔۔ کال اٹینڈ کر لینا۔۔۔ ویسے بھی اب ہم انجان نہیں رہے۔۔۔ وہ

مسکرا یا تھا۔۔۔

وہ حیران اور سوالیہ نظر وہ سے ملتے جلتے۔۔۔ جذبات سے۔۔۔

شاzel خان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ک۔۔۔ کیا تھوڑا وقت اور نہیں مل سکتا۔۔۔ وہ۔۔۔

پسیوں کے لیے وقت۔۔۔ مانگ رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ اگر۔۔۔ وقت دیا۔۔۔ تو سب۔۔۔ سے قیمتی۔۔۔ چیز کھو دو گا

۔۔۔ جیسے۔۔۔ میں۔۔۔ اب ذندگی بھر کھونا نہیں چاہتا۔۔۔

اس نے ذھرا کی نم آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے آپ کو۔۔۔ پسیے مل جائے گے۔۔۔ وہ پورے کو نفیڈیں سے
بولی تھی۔۔۔

ذھرا۔۔۔ میں چلتی ہوں۔۔۔ اپنا دھیان رکھنا۔۔۔ کافی ٹائم ہو گیا ہے

۔۔۔ ایک نظر شاذل خان پر ڈالے ذھرا پر ڈالی۔۔۔

ہمجم۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔

چلتا ہوں۔۔۔ وہ ذھرا کو ایسے بتا رہا تھا۔۔۔ جیسے اس کے جانے سے

اسے کوئی فرق پڑے گا۔۔۔

وہ خالی نظر وں سے۔۔ انھیں بس جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

افسانہ نے نظر۔۔ شازل خان کو دیکھا۔۔

آپ ہر وقت اسی طرح سنجیدہ رہتے ہے کیا۔۔۔ اس نے سوال کیا۔۔۔
نہیں۔۔۔ وہ مختصر بولا۔۔۔ تھا۔۔

افسانہ نے مانچے میں بل ڈالے۔۔ مجھے تو یہ شخص پاگل لگتا ہے۔۔۔ وہ
صرف سوچ سکی۔۔

میں اس قدر پاگل بھی نہیں ہو۔۔ جس قدر تم مجھے خطاب دے چکی ہو
۔۔۔ شازل خان نے ایک نظر افسا کو دیکھا تھا۔۔۔

وہ حیران ہوئی۔۔۔

کیا تم۔۔ کوئی ایجنت ہو۔۔۔ سوالیہ نظر وں سے شازل کو دیکھا۔۔

جس وہ ملکا سے مسکرا یا تھا۔۔۔

تمہاری باتوں۔۔۔ تمہارے گیٹپ۔۔۔ اور سب سے۔۔۔ تھی کہ تمہاری سنبھال گئی دیکھ کر مجھے لگتا ہے۔۔۔ کے تو ضرور کوئی خفیہ ایجنت کا کام کرتے

۱۰۷

وہ خاموش رہا۔۔۔

افساپکھ دیر خاموش ہوئی۔۔۔

کیا تم سچ میں محبت کرتے ہو۔۔۔ ذھرا سے۔۔۔ وہ اس۔۔۔ لبھ سے
۔۔۔ شازل کو دیکھتے ہوئے سوال۔۔۔ کر گئی۔۔۔

جس۔۔۔ میں شازل۔۔۔ نے اسے۔۔۔ دیکھا تھا۔۔۔

تشھیں کیا لگتا ہے۔

سوالیہ نظر وں سے شازل کو دیکھا۔۔۔

میں نہیں جانتی۔۔۔ پر۔۔۔ اس وقت۔۔۔ اسے۔۔۔ کسی ایسے شخص کی ضرورت ہے۔۔۔ جو اسے سمجھ سکیں۔۔۔

ایک نظر شاذ کو دیکھا۔۔۔ وہ بکھر چکی ہے۔۔۔ اس نے بہت سے خواب۔۔۔ چکنا چور کیے ہے۔۔۔ اپنی فیملی والوں کے لیے۔۔۔

پتا نہیں کیوں۔

افشا شاذ کو۔۔۔ ذھرا کے مطلق بتار ہی تھی۔۔۔

بہت اچھا چل رہا تھا۔۔۔ تک۔۔۔ اور پھر۔۔۔ وہ محات۔۔۔ جو خوشی کے ہوتے ہے کب۔۔۔ غموں میں بدل جائے۔۔۔ پتا ہی نہیں چلتا۔۔۔ افسانے ایک نظر شاذ کو دیکھا۔۔۔ جو۔۔۔ اس کی باتوں پر گھور کر رہا تھا۔۔۔

ذھرا۔۔۔ کلاس میں سب سے ذیادہ مسکرائے جانے والی لڑکی تھی۔۔۔

پھر ایک دن۔۔۔ اچانک۔۔۔ ذھرا کے لیے رشتہ آیا۔۔۔ تب۔۔۔

اس کے بھائی عالیان پاکستان ہی تھا۔۔۔

پر آپی۔۔۔ حسنا کی شادی ہو چکی تھی۔ وہ باہر جانے کے لیے تیار تھی۔۔۔

ماضی۔۔۔

بابا۔ جان۔ اپ کیوں ضد کر رہے ہے۔۔۔ مجھے ابھی پڑھنا ہے
۔۔۔ دیکھے زرا۔۔۔ میں تو ابھی بہت چھوٹی ہوں۔۔۔

میرٹر کی کیا ہے میں نے۔ اور آپ جانتے بھی ہے مجھے پڑھنے کا کتنا
شوق ہے۔۔۔ احمد صاحب کے گرد لیپٹی۔۔۔

پر پیٹا۔۔۔ تمہارا۔۔۔ بھائی۔۔۔ چاہتا ہے۔۔۔ کے تمہاری شادی کر کے وہ
باہر جائے۔۔۔ تاکے۔۔۔ اس کے سر۔۔۔ یہ بوجھ بله کا ہو۔۔۔

نہیں۔۔۔ ذھر انے صاف منع کیا۔۔۔ بلکل نہیں بابا۔۔۔ جان۔۔۔ اپ

۔۔۔ بھائی کی باتوں میں نہ آئے۔۔۔

بابا۔۔۔ ٹھیک کہہ رہے ہے ذھرا۔۔۔ تم شادی بعد میں کر لینا ابھی منگنی کرو ا

لو۔۔۔ بار بار ایسے موقع نہیں ملتے۔۔۔

حسنا۔۔۔ روم میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

مل جاتے ہے۔۔۔ اور بہتر مل جاتے ہے۔۔۔ جلدی سے کھڑی ہوئی۔۔۔

بس بابا۔۔۔ ابھی مجھے بہت سارا پڑھنا ہے پھر سوچے گے۔۔۔ بعد میں

ابھی میری عمر نہیں ہے۔۔۔ ایک نظر احمد صاحب کو دیکھتے ہوئے روم

سے باہر چلی آئی۔۔۔ کیا۔۔۔ تم نے ادھار پسیے لیے۔۔۔ اور وہ پسیے جو آج

تک میں تم لوگوں کو بھیجا تارہا ہو۔۔۔ وہ کدھر کیے سارے پسیے۔۔۔ وہ

اس سے ایسے۔۔۔ سوال کر رہا تھا۔۔۔ جیسے وہ انھیں۔۔۔ روپے۔۔۔ بھیجا تا ہو

۔۔۔

جیران نظر وں سے۔۔۔ عالیاں کو دیکھا۔۔۔

بھائی۔۔۔ ان میں تو۔۔۔ خرچہ با مشکل کرتے تھے بابا۔۔۔

ہے تو تم یہ کہنا چاہتی ہو۔۔۔ کے میں تم لوگوں کا خیال نہیں رکھ پایا
۔۔۔ ما تھے میں بل ڈالے۔۔۔

نہ۔۔۔ نہیں بھائی۔۔۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔

وہ شرمندہ ہوئی۔۔۔

ایک نظر ذہرا کو دیکھا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ میں تمھیں صرف ایک لاکھ روپے دے سکتا ہوں۔۔۔ ویسے بھی اتنا خرچہ ہی آیا ہو گا۔۔۔ اور اگر تم مجھ سے ذیادہ کی امید رکھ رہی ہو۔۔۔ تو چھوڑ دو۔۔۔ میرا اپنے ہی بہت خرچہ ہو گیا ہے۔۔۔ اور ابھی مجھے واپس بھی جانا ہے۔۔۔

ذھرا سر جھکا نے کھڑی تھی۔۔۔ کے ایک لاکھ سے تو اس کا کچھ نہیں

بنے گا۔۔۔ وہ خاموش رہی۔۔۔

جب عالیان نے اس کے ہاتھ میں ایک لاکھ کا چیک تھما یا۔۔۔

وہ نم آنکھوں سے ایک نظر عالیان پر ڈالے۔۔۔ خاموشی سے باہر نکلی
تھی۔۔۔



شاzel۔۔۔ خان۔۔۔ کہاں چلے گئے تھے تم۔۔۔ نوشی۔۔۔ نے۔۔۔ شازل
کو۔۔۔ روم کی طرف۔۔۔ بڑھتا دیکھ سوال کیا۔۔۔

شاzel کے قدم تھے۔۔۔

تم اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔ وہ بنامڑے جواب دے گیا تھا۔۔۔

Don't worry

بہت جلد۔۔۔ تم سے ہی کام پڑا کرے گا تمھیں۔۔۔ وہ مسکرائی۔۔۔۔۔

اب کیا کرو۔۔۔ صرف ایک لاکھ۔۔۔ اور۔۔۔ چار لاکھ کھا سے کرو۔۔۔

اس نے چیک کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

ٹائم کم ہے ورنہ خود۔۔۔ کمانا۔۔۔ شروع کر دیتی۔۔۔۔۔

اس کے موبائل۔۔۔ پر کسی کی کال آئی۔۔۔۔۔ ایک نظر۔۔۔ موبائل سکرین

پڑا۔۔۔ اسے رونگ نمبر لگا۔۔۔ اس کے کاٹ دی۔۔۔۔۔

شازل خان نے ایک نظر۔۔۔ موبائل۔۔۔ سیکرین کو دیکھا۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا

۔۔۔ کے اگر وہ دوبارہ بھی کریں گا۔۔۔ تو۔۔۔ وہ پھر کاٹ دے گی۔۔۔۔۔ اس

نے میسج ٹائپ کرنا شروع کیا۔۔۔

جو ذھرا کے پاس پہنچا تھا۔۔۔

میری کال اٹھاؤ۔۔۔ میں ان جان نہیں ہو۔۔۔

ذھر ایک نظر میسح کو دیکھے۔۔۔ حیران ہوئی تھی۔۔۔

اس کے موبائل پر دوبارہ کال آئی۔ وہ اٹھا چکی تھی۔۔۔

پر خاموش رہی۔۔۔

میں نے تمھیں جگہ بتانے کے۔۔۔ لیے کال کی ہے۔۔۔ وہ بھی ذیادہ

بات نہیں کرتا۔۔۔ اس لیے سیدھی بات کی۔۔۔

وہ ایک تین سینڈ خاموش رہی۔۔۔

ک۔۔۔ ک۔۔۔ کیا کچھ وقت اور نہیں مل سکتا۔۔۔

وہ۔۔۔ اداں لبھ میں بولتی ہوئی۔۔۔ وقت مانگ رہی تھی۔۔۔

بلکل نہیں۔۔۔ وہ سفاک لبھ میں۔۔۔ جواب دے گیا تھا۔۔۔

ذھرانے آہ بھری۔۔۔

اگر۔ میں پسیے نہ دے پائی۔ تو آپ کی شرط کیا ہو گی۔ وہ دوبارہ

سوال کر گئی تھی۔۔۔

شازل خان۔۔۔ کھڑا۔۔۔ ہوا۔۔۔ اور خود کو آئنے میں دیکھا۔۔۔

تم خود کو ہار دو گی۔۔۔ وہ دوبارہ۔۔۔ وہی جواب دے گیا تھا۔۔۔

پر ذھرا کو ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

مطلوب۔۔۔ مجھے۔۔۔ آپ سے ڈرنے کی ضرورت ہے۔۔۔

وہ بے چین ہوئی۔۔۔

شازل خان مسکرا یا۔۔۔ پر اگلے ہی پل اس کے ماتھے پر سنجید گی تھی

۔۔۔

بلکل۔۔۔ میں ہر وقت اپنے قاتل کی تلاش میں رہتا ہوں۔۔۔ اگر وہ

۔۔۔ مجھ سے دور بھاگنے کی کوشش کرے گا۔۔۔ تو۔۔۔ اسے نشانہ بنانا تو میرا

۔۔۔ فرض ہو گا۔۔۔

ذھرا سہمی تھی۔ جگہ بتائے۔۔۔

شازل۔۔ اسے جگہ بتارہا تھا۔۔۔

وقت پر پہنچ جانا۔۔ وہ اسے اپنے۔ وقت کی قدر۔۔ یاد دہانی کروارہا تھا

۔۔۔

 *Zubin Novels Zone*

بنا کچھ بولے۔۔ ذھرانے کال کٹ کی۔۔۔ اور۔۔۔ بے چین ہوئی
 ۔۔۔ کیا کوئی۔۔ خطرناک۔۔ آدمی۔۔ ہے۔۔ یا۔۔ پھر۔۔ کوئی گندڑا
 ۔۔۔ آخر چاہتا کیا ہے۔۔۔ وہ مجھ سے۔۔ اور۔۔ پہلے میری مدد کی
 ۔۔۔ اور اب۔۔۔ مجھے۔۔ ہی۔۔۔ وہ خاموش ہوئی۔۔
 وہ ان سوالوں کی کشمکش میں تھی۔۔ پر ایک بھی سوال کا جواب اس کے
 پاس نہیں تھا۔۔۔

اتنا کافی ہے۔۔۔ وہ موبائل سکرین کو دیکھتا ہوا۔۔۔ بڑ بڑا یا۔۔۔ اور بیڈ پر
لیٹے آنکھیں موند گیا۔۔۔

پر ذھرا۔۔۔ ساری رات بے چین رہی۔۔۔ کے وہ اتنے پسیے کہاں سے
لائی گی۔۔۔ اگر۔۔۔ اس کے پاس اتنے پسیے ہوتے۔۔۔ تو وہ اس سے مدد
تھوڑی مانگتی۔۔۔

صح ہوئی۔۔۔ وہ۔۔۔ کئی رشتہ داروں سے۔۔۔ صح صح کال
کرے۔۔۔ پسیے مانگ چکی تھی۔۔۔ پر۔۔۔ سب لوگوں نے۔۔۔ یہ کہہ کر

انکار کر دیا کے۔۔ تمہارے بھائی کی باہر کی کمائی ہے اور تم۔۔ ہم سے
پسیے مانگ رہی ہو۔۔۔

وہ اداس ہوئی۔۔۔

اس نے ایک کوشش۔۔ اپنی بہن۔۔ کے پاس جا کر کی۔۔ پر۔۔ وہ ذھرا
سے ناراض تھی۔۔ تو۔۔ اس نے ذھرا کی بات تک۔۔ نہیں
سنی۔۔۔

وہ اداس۔۔ قدموں۔۔ سے اپنے روم میں آئی تھی۔

وہ کسی کو یہ بھی بتا نہیں پا رہی تھی۔۔ کے اگر۔۔ وہ تین۔۔ دن میں پسیے
نہ دے پائی۔۔ تو۔۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔

افسا۔۔ میں کیا کرو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

ذھر انے فون پر۔۔ بات کرتے ہوئے۔۔ پریشانی ظاہر کی۔۔ پر۔۔ حسنا نے روکنا چاہا۔۔ احمد صاحب نے اسے روکا۔۔ رہنے دو۔۔ بیٹا۔۔ شادی کی ذمہ داری بہت بڑی ہوتی ہے۔۔ اور ذھر ابھی چھوٹی ہے۔۔

میں اسے فور س نہیں کرنا چاہتا۔۔ رشتے۔۔ ہے۔۔ اور۔۔ آجائے گے

--
وہ مسکرائے تھے۔

وقت اسی طرح گزرتا گیا۔۔

پھر۔۔ عالیاں۔۔ کو باہر کے ملک جانا۔۔ تھا۔۔ جس کی وجہ سے۔۔ ذھرا نے اپنی پڑھائی۔۔ ایف اے تک کی۔۔

اس کے بعد نہیں پڑ سکی۔۔ کیونکے اخراجات اتنے نہیں تھے۔۔ اس نے سوچا۔۔ کے بھائی جب باہر چلیں جائے گے تب وہ پڑھ لے گی۔۔

پھر۔۔۔ ایک دن۔۔۔ عالیاں۔۔۔ دوسرے ملک جانے میں کامیاب ہوا

۔۔۔ اود۔۔۔ وہی کا ہو کر رہ گیا۔۔۔

وہاں۔۔۔ پہنچنے۔۔۔ کے تین ماہ بعد ہی اس نے شادی کر لی۔۔۔

اور صرف اتنا خرچہ بھیجتا۔۔۔ ہے تم لوگ۔۔۔ کم۔۔۔ ہو۔۔۔ ہمارے اپنے
بھی اخراجات ہے۔۔۔

اس وجہ سے وہ سارے پسیے۔۔۔ گھر کے اخراجات پر لگ جاتے۔۔۔ ذھرا
کے پاپا۔۔۔ ایک گاڑ کی نوکری کرتے تھے۔۔۔

عالیاں کے باہر جاتے ہی۔۔۔ انہوں نے سوچا کے

پیٹا۔۔۔ اب۔۔۔ خرچہ بھیجتا رہے گا

وہ بھیج تو رہا تھا پر اتنا کے اس سے ذھرا پڑھ نہیں پائی۔۔۔ اور اس کا یہ

خواب۔۔۔ خواب ہی رہ گیا۔۔۔

پھر ایک دن۔ اس کے لیے ایک رشتہ آیا۔ کافی بڑے لوگ تھے
 اُنھیں ذھرا پسند تھی۔ وہ لوگ منگنی کا کہہ گئے۔ ذھرا خوش تھی
 اور اس کے پیر نمیں بھی۔ اُنھیں تھا۔ کے بڑے
 لوگ ہے ہماری بیٹی۔ خوشی سے اپنے خواب پورے کر لے گی۔
 پر قسمت کو کچھ اور منظور تھا۔ وہ خوشی سے۔ منگنی کے جوڑے
 میں تیار بیھصی تھی۔

جب اسے خبر ملی۔ کے ہمیں۔ آپ کی بیٹی کے ساتھ رشتہ نہیں
 جوڑنا۔ پر۔ وجہ کوئی نہیں جانتا۔ ذھرا کو تکلیف ہوئی تھی۔
 وہ روئی بھی تھی۔ پر خود کو سمجھائی تھی۔
 ان لوگوں نے اس لیے ذھرا سے رشتہ توڑا۔ کیونکے۔

ان کا پیٹا۔ کسی اور کو پسند کرنے لگا تھا۔ اور اس سے ہی شادی کرنا چاہتا تھا۔ پرانھوں نے ذھرا۔ کواس طرح۔ ذلیل کر کے ٹھکرایا۔ تاکے۔ ساری بات ان کے بیٹے پر نہ آجائے۔ پر یہ سب۔ ذھرا کو فیس کرنا پڑا۔

چھ مہینے گزر گئے۔ ایک۔ جگہ سے اور رشتہ ایا۔ تو احمد صاحب نے پہلے رشتہ کے بارے میں انھیں سب بتایا۔ تو وہ موقع پر ہی جواب دے گئے۔ کے آپ کی بیٹی ٹھکرائی گئی ہے۔ ہمارے اتنے بڑے دن نہیں آئے۔ کے ٹھہرائی ہوئی لڑکی سے رشتہ جوڑ لے۔

احمد صاحب اداس ہوئے۔ اور ذھرا کو ایک بار پھر سمجھایا۔ پر۔ اب ذھرالوگوں سے ملنے سے گریز کرنے لوگوں۔ ایک خوف۔ بیٹھ گیا۔ کے اگروہ لوگوں سے ملیں گی۔ تو۔ اسے باتیں سنائے گے۔

وہ اپنا وقت اکیلے گزارنے لگی۔۔۔ اپنے درد۔۔۔ خود۔۔۔ میں۔۔۔ سہنے لگی۔۔۔
 وہ اکیلی ہوتی گئی۔۔۔ کہتے ہے نہ۔۔۔ خوبصورتی۔۔۔ معنی نہیں رکھتی
 ۔۔۔ نصیب۔۔۔ بھی ہونے چاہیے۔۔۔

اور پھر۔۔۔ جب۔۔۔ یہ تیسرا رشتہ آیا۔۔۔ احمد صاحب نے ان سے چھپایا
 ۔۔۔ پہلے۔۔۔ رشتہ کے بارے میں
 باپ۔۔۔ تھا۔۔۔ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔ اور پھر آگے وہ ہوا۔۔۔ جو۔۔۔ آپ
 ریڈ کر پکے ہے۔۔۔

حال۔۔۔

حسنا۔۔ اس کی بہن۔۔ اسے یہ کہہ کرتا نے دے رہی تھی۔۔ کے۔۔ اگر وہ تب منع نہ کرتی۔۔ جب۔۔ پہلی بار اس کے رشتہ آیا تھا۔۔ تو یہ دن دیکھنے پڑتے۔

افسانے ایک نظر شاذ۔۔ کو دیکھا۔۔
 اب بتائے۔۔ یہ ہے اس کا ماضی۔۔ وہ تین بار۔۔ چھوڑ دی گئی ہے
 ۔۔ کیا آپ اب بھی کرتے ہے محبت اس سے۔۔ قبول کر پائے گے
 ۔۔ اسے۔۔ اس کے ماضی کے ساتھ۔۔
 سوالیہ نظر وں سے دیکھا۔۔
 شاذ کے ہونٹوں پر ہلکی سے سماں آئی۔۔
 مجھے۔۔ ماضی۔۔ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ فرق۔۔ پڑتا ہے تو اپنے
 ۔۔ پر پسند۔۔ سے۔۔ جب وہ میرے ساتھ ہو گی۔۔

جیران نظر وں سے۔ شازل کو دیکھ رہی تھی۔۔

پر مجھے نہیں لگتا۔۔ وہ آپ سے۔۔ آپ سے کیا۔۔ کسی سے بھی اب
رشتہ جوڑنا چاہیے گی۔۔

وہ تم مجھ پر چھوڑ۔۔ دو۔۔ شازل سنجیدہ تھا
شازل۔۔ نے افسا۔۔ کو گھر چھوڑا۔۔ اور۔۔ اپنے گھر کی طرف روانہ
ہوا۔

کہا سے لا اؤ اتنے پسیے۔۔ بھائی سے مانگوں۔۔ وہ ٹھلتے ہوئے سوچ رہی
تھی۔۔۔

اگر تم پسیے نہ دے پائی۔۔ تو تم خود کو ہار دو گی۔۔۔

ایک بار پھر یہ الفاظ ذھرا کے کانوں میں گونجئے۔۔۔

کیا مطلب تھا اس۔۔۔ بات کا۔۔۔ کتنی۔۔۔ عجیب۔۔۔ اور مشکل۔۔۔ الفاظ
میں باتیں کرتا ہے۔۔۔ اپسالگتا۔۔۔ ہے جیسے کوئی سیکرٹ ایجنت ہو۔۔۔
پر پہچان کیا ہے اس کی۔۔۔ سوچنے لگی۔۔۔
میں کیوں سوچ رہی ہو۔۔۔ مجھے بس اسے پیس دینے ہے۔۔۔ جلدی
سے روم سے باہر نکلی۔۔۔ اور عالیاں کے روم کی طرف بڑھی۔۔۔ اور
دروازہ نوک کیا۔۔۔

عالیاں نے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔ اور منہ پھیر گیا۔۔۔
ذھرا۔۔۔ خود ہمیچ چھپاتے ہوئے۔۔۔ اندر داخل ہوئی۔۔۔
ب۔۔۔ ب۔۔۔ بھائی۔۔۔ مجھے۔۔۔ کچھ پسیوں کی ضرورت ہے۔۔۔

وہ سیدھا بولی تھی۔۔۔

عالیان نے سرخ آنکھوں سے۔۔۔ دیکھا۔۔۔

شرم کرو ذھرا۔۔۔ ابھی بابا۔۔۔ جان کو دفاترے ایک دن ہوا ہے۔۔۔ اوت

تمہاری ڈیمانڈ شروع ہو گئی۔۔۔

وہ غصے سے اس پر چلا یا تھا۔۔۔

ن۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں بھائی ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ مجھے تو۔۔۔ بس۔۔۔ وہ پسیے

۔۔۔ کسی کو۔۔۔ لوٹانے ہے۔۔۔ بابا۔۔۔ کے علاج کے لیے ادھار لیے

تھے۔۔۔ ایک نظر عالیان کو دیکھتے ہوئے۔۔۔ سر نیچے کیا

۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ میں دے دو گی۔۔۔ کہی سے۔۔۔ بھی۔۔۔ مجھے وقت

نہیں دیا گیا۔۔۔ ورنہ۔۔۔ جہاں۔۔۔ تین لاکھ ہو گیا تھا۔۔۔ می

میں دو اور بھی کر سکتی تھی۔۔۔

سنجدہ ہوئی۔۔۔

اچھا ذھرا۔۔ میں تھوڑی دیر بعد کال کرتی ہوں۔۔

افسانے کال کٹ کی۔۔۔

شازل ہم باہر چلے۔۔۔ نوشی رسم میں داخل ہوئی۔۔ جو وہ موبائل پر
کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔۔۔

ہاتھ تھیں۔۔۔ پر اگلے ہی پل۔۔۔ دوبارہ۔۔۔ ٹایپ کرنے لگا۔

میں تم سے پوچھ رہی ہو۔۔۔ وہ بیڈ پر بھٹکتے ہوئے بولی۔۔۔

مجھے کہی نہیں جانا۔۔۔ بناد کیجھے۔۔۔ جواب دیا۔۔۔

نوشی نے ماتھے میں بل ڈالے۔۔۔

پر کیوں۔۔۔ میں تمھیں کراچی دیکھنا چاہتی ہو۔۔۔

شازل نے ایک نظر۔۔۔ نوشی کو دیکھا۔۔۔

وہ ناکرنے ہی والا تھا۔۔۔ کے۔ حارس۔۔۔ نوشی کا بھائی۔۔۔ روم میں

داخل ہوا۔۔۔

شاzel۔ تیار رہنا۔ آج ہم سمندر کنارے جا رہے ہیں۔

اور تمھیں بھی ہمارے ساتھ چلنا ہے۔۔۔

ایک نظر حارس کو دیکھے وہ خاموش ہوا۔

یار۔۔۔ تم یہاں۔۔۔ ہمارے پاس آئے ہو۔۔۔ وہ بھی۔۔۔ پورے۔۔۔ دس

سال بعد۔۔۔ اب پتا نہیں کب آؤ۔۔۔ تو ہمارا تو فرض بتا ہے۔۔۔ کے

تمھیں سمندر تودیکھایا جائے یہاں کا۔۔۔

حارس نے شازل کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ جیسے دیکھتے ہی اس نے

موباائل بند کیا۔۔۔ اور ایک نظر۔۔۔ حارس کو دیکھا۔۔۔

ٹھیک ہے میں چلو گا۔۔۔

وہ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

بھائی کیا میں لے جاؤ۔ ذھرا کو۔۔۔
افسانہ۔ عالیان نے ذھرا کو۔ باہر لے جانے کی اجازت مانگ رہی تھی

--

تم تو ایسے پوچھ رہی ہو۔ جیسے۔ آگے وہ ہم سے پوچھ کر باہر جاتی ہے
۔۔۔ حسناء نے ایک نظر ذھرا پر ڈالے۔ افسا کو دیکھا۔۔۔
میں نہیں جانتا۔۔۔ تم۔۔۔ ماما سے پوچھ لو۔۔۔

عالیان نے بے فکری ظاہر کی۔۔۔ ذھرانے ایک نظر۔۔۔ عالیان کو دیکھا
۔۔۔ وہ کتنا بے پرواہ تھا۔۔۔ اپنی بہن کے معاملے میں
افسانے ماتھے میں بل ڈالتے ہوئے دونوں کو دیکھا۔۔۔ اور ذھرا کا ہاتھ
پکڑے۔۔۔ روم میں آئی۔۔۔

افسا کیوں ضد کر رہی ہو۔۔۔ تم جانتی ہو۔۔۔ نہ مجھے۔۔۔ باہر جانا۔۔۔ بلکل پسند نہیں۔۔۔

تو میں کون سہ تمحیص روزانہ باہر لے کر جاتی ہوں۔۔۔

آج مجھے سچ۔۔۔ میں تم کوئی بات کرنی ہے ضروری۔۔۔

تم ادھر بھی کر سکتی ہو آفسا۔۔۔ ایک نظر۔۔۔ دیکھا۔۔۔ جانتی ہو۔۔۔ پر تم یہاں سمجھو گی نہیں۔۔۔

۔۔۔ میں سمجھ جاؤ گی۔۔۔ اگر بات سمجھنے والی ہوئی۔۔۔ اگر وہ بات مجھے درست نہ لگی۔۔۔ تو میں وہاں بھی نہیں مانو گی جہاں تم مجھے لے کر جانا چاہتی ہو۔۔۔

ذھرا ماتھے میں بل ڈال چکی تھی۔۔۔ کیونکے اسے لگا تھا۔۔۔ وہ شازل خان کے متعلق ہی بات کرے گی۔۔۔

ذھرا کیوں ہر بات کے لیے تم ضد کرتی ہو۔۔۔

میں آنٹی سے اجازت لے کر آتی ہو۔۔۔ تم تیار رہنا۔۔۔

وہ جلدی سے باہر کی طرف پیکی۔۔۔

افسا کوروم سے نکلتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ سب اس وقت سمندر کنارے کھڑے تھے۔۔۔ جہاں۔۔۔ پر سکون

ماحول۔۔۔ اور ہلکی سی تاریکی تھی۔۔۔ سب لوگ۔۔۔ انجوائے کر رہے تھے

سوائے ایک شخص کے وہ تھا۔۔۔ شازل خان۔۔۔

وہ خاموش کھڑا تھا۔۔۔

چلوڈھرا۔۔۔ وہ رکشے سے اترتے ہوئے۔۔۔ اسے کھینچتے ہوئے۔۔۔ سمندر

کے پاس لے جا رہی تھی۔۔۔

افسانے مجھے نہیں جانا۔۔۔ تم جانتی بھی ہو۔۔۔ کے مجھے پانی سے ڈر لگتا ہے
میں نہیں آؤ گی۔۔۔ ایک نظر سمندر کی چلتی۔۔۔ تیز۔۔۔ لہرو کو دیکھو وہ
خوف زدہ ہوئی تھی۔۔۔

تمہارا ڈر ہی تو ختم کرنا ہے۔۔۔ ذھرا۔۔۔ جو تم ہر بات کا ڈر بیھتا لیتی ہو

۔۔۔

افسا مسکرائی۔۔۔ اور کھنچتے ہوئے۔۔۔ اسے سمندر کنارے لے گئے۔۔۔ پر
ذھرانے۔۔۔ افسا کو پچھے سے منظوبی سے دبو چا تھا۔۔۔
ا۔۔۔ ا۔۔۔ فسا۔۔۔ بس۔۔۔ اور آگے نہیں جانا۔۔۔ مجھے۔۔۔ اس نے
افسا کے ڈوپٹے کو دبو چا۔۔۔

۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ چلو۔۔۔ افسا ذھرا کا ہاتھ تھامے۔۔۔ اگے بڑھی تھی

وہ ڈرہی تھی۔

وہ صرف اتنے پانی میں کھڑے تھے کے بامشکل ان کے پاؤں ہی ڈوبے
نظر آ رہے تھے۔

ذھرا۔۔۔ اب آنکھیں بند کرو۔۔۔ اور۔۔۔ سارا ڈرنکال دو اپنے من سے
۔۔۔ وہ مسکراتی تھی۔۔۔

ذھرانے افسا کا ہاتھ دبو چا ہوا تھا۔۔۔
اگر ڈراس قدر۔۔۔ نکالنا آسان ہوتے۔۔۔ تو کوئی شخص۔۔۔ بیہاں۔۔۔ بیمار
نہ ہوتا۔۔۔

ایک نظر افسا کو دیکھا۔۔۔
ذھرا کو بازوں سے پکڑا۔۔۔ دیکھو ذھرا۔۔۔ میں تم سے۔۔۔ صرف۔۔۔ یہ
کہنا چاہتی ہوں۔۔۔ کے تم شازل خان سے۔۔۔ شادی کے لیے ہاں کرو
۔۔۔ مجھے یقین ہے تم اس کے ساتھ خوش رہوں گی۔۔۔

بکل نہیں--- افسا--- میں اس سے شادی کیوں کرو گی--- اس نے

اپنے مقصد کے لیے--- میری مدد کی---

فرض کرو--- اگر میں نے اس سے شادی کے لیے ہاں کر بھی دی--- تو

تمھیں نہیں لگتا--- جس مفاد کے لیے وہ مجھ سے شادی کرے گا--- وہ

پورا ہوتے ہی مجھے چھوڑ دے گا--- پ--- پھر بتاؤ میں کہا جاؤ گی---

سوالیہ نظر وہ افسا کو دیکھا---

وہ خاموش ہوتی--- کہی حد تک وہ بھی ٹھیک نہیں--- کیونکے وہ اس

شخص کے بیک گراونڈ کے متعلق کچھ نہیں جانتے تھے--- بس اتنا

معلوم تھا۔

کے اس کا نام شاذل خان ہے---

شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو---

پر--- پانی کا ڈر تو تمہیں ختم کرنا ہی ہو گا۔

افسا مسکرائی۔ اور جلدی سے ذھرا کا ہاتھ چھوڑے وہاں سے بھاگی۔

--

وہ جانتی تھی وہ تک باہر نہیں آئے گی۔ جب تک وہاں سے خود پکڑ کرنہ لے جائے۔۔۔ وہ وہی کھڑی رہی گی۔۔۔

ا۔۔۔ افسا۔۔۔ دیکھ۔۔۔ تم جانتی ہو۔۔۔ میں نہیں آؤ گی

-- پلیز مجھے نکالو یہاں سے۔۔۔ وہ وہی کھڑی۔۔۔ چلا رہی تھی

-- ارد گرد۔۔۔ بہت ہی کم لوگ تھے۔۔۔

ذھرا خود باہر آ جاؤ۔۔۔ جلدی ہمیں گھر بھی جانا ہے۔۔۔

افسا۔۔۔ مجھے نکالو۔۔۔ سب سے لوگ۔۔۔ ہنسنے ہونے اسے دیکھ رہے ہے

تھے۔۔۔

افسا مسکرائی۔۔۔ اچھا۔۔۔ پھر کھڑی رہوں میں جا رہی ہو۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اس کی آنکھوں سے دور ہونا چاہتی تھی۔۔۔ تاکے اسے
اکیلے وہاں کھڑے رہنے کا خوف ہوا اور وہ باہر آجائے۔۔۔
وہ باہر اکیلا آنے سے بھی ڈرتی تھی۔۔۔ اسے لوگوں سے خوف آتا تھا

افسا۔۔۔ مسکراتے ہوئے تھوڑی دور ہوئی۔۔۔
افسا۔۔۔ اب کی بارذھر اکی آواز آہیستہ تھی۔۔۔
اس کی نظر۔۔۔ ادر گرد۔۔۔ کے لوگوں پر پڑی۔۔۔ جو اس پر ہنس رہے تھے
۔۔۔ وہ ان سے خوف کھانے لگی۔۔۔
آنکھیں نہم ہونے لگی۔۔۔ وہ اپنے ڈوپٹے کو منظبوٹی سے تھامے۔۔۔ وہی
کھڑی تھی۔۔۔ بس۔۔۔ آپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے۔۔۔ وہ ایسے کھڑی
تھی جیسے اسے وہی محمد کر دیا گیا ہو۔۔۔

شازل خان جو پاس سے گزر رہا تھا۔ ذھر انے۔ کیپن پر۔ پسیے رکھتے ہوئے۔ اپنی سانس بحال کی۔

اس کے آگے۔ فام کیا گیا۔ جیسے وہ جلدی سے۔۔ بھرتے ہوئے۔ وہاں سے نکلی تھی۔ اور آئی سی یو۔۔ کے سامنے۔ پہنچی۔۔

جہاں اس کی ماں۔۔ بے چین بیھٹی تھی۔۔ ماما۔۔ کچھ بتایا۔۔ ڈاکٹر نے۔۔ جلدی سے ذینب بی بی کی طرف لپکی۔

ذھر اکو دیکھتے ہوئے۔۔ انکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔۔ ابھی تک باہر نہیں ائے۔۔ وہ لوگ۔۔

ذھر امزید پریشان ہوئی۔

وہ سُٹلنے لگی۔۔

وہ تقریبا۔۔ پندرہ منٹ۔۔ تھلتی جب ڈاکٹر۔۔

باہر نکلیں۔۔۔

جلدی سے۔۔۔ ڈاکٹر کی طرف لپکی۔۔۔

کی۔۔۔ ک۔۔۔ کیسے ہے میرے بابا۔۔۔

وہ ہیچچاپیہ تھی۔۔۔

ذینب۔۔۔ بھی۔۔۔ ان کے پاس لپکی تھی۔۔۔

Sorry...he is no more...

ڈاکٹر۔۔۔ اداں لیجئے۔۔۔ میں۔۔۔ اپنا۔۔۔ جواب دے گئے۔۔۔

پر۔۔۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے۔۔۔ کے یہ الفاظ سامنے والے۔۔۔ کو کس

طرح چھلنی کر دیتے ہے۔۔۔

ہم انھیں نہیں بچا پائے۔۔۔

ذھرا۔۔۔ حیران نظر وں سے ڈاکٹر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

آپ پاگل ہے۔۔۔ جو منہ میں آتا ہے تم لوگ بولتے رہتے ہو۔۔۔

ایسا مذاق کرنا درست۔۔۔ نہیں۔۔۔ پچھے ہو جائے۔۔۔ میں خود مل لیتی

ہوں۔۔۔ اپنی بابا کو۔۔۔

وہ بے یقینی سے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے بولی۔

جب وہ اندر جانے لگی تو اسے اپنی بازوں پر کسی کی گرفت محسوس ہوتی

اس نے پچھے مرڑ کر دیکھا۔۔۔

وہ اس کی ماں تھی۔۔۔ جو آنکھیں مجھی۔۔۔ اس کی بازوں تھامے کھڑی
تھی۔

 Zubi Novels Zone

آنکھوں سے آنسو مسلسل رواں تھے۔۔۔

تمہارے بابا نہیں رہے۔۔۔ ذھرا۔۔۔

آنکھیں کھولیں۔۔۔ اور ذھرا کو دیکھا۔۔۔

جو حیران اور سرخ نظر وہ سے۔۔۔ اپنے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ماما۔۔۔ آپ کب سے۔۔۔ نہیں ماما۔۔۔ بابا۔۔۔ ایسے تھوڑی ہے۔۔۔

جو ہمیں چھوڑ جائے گے۔۔ مجھے پتا ہے یہ لوگ مذاق۔۔ اچھا کرتے ہے
۔۔ پر۔۔ ہم لوگوں سے مذاق مت کرے۔۔ انھیں بولے۔۔
کیونکے۔۔ مجھے اب مذاق بلکل پسند نہیں ماما۔۔

آنکھ سے آنسو۔۔ نکلا
میری پیچی ہوش۔۔ میں او۔۔

تم نے سنا نہیں۔۔ تمہارے بابا۔۔ اس دنیا میں نہیں رہے۔۔
وہ چلائی تھی۔۔ کیونکے اسے بھی تکلیف تھی۔۔

بس۔۔ وہ ذھرا لے سامنے۔۔ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔
ہا۔۔ ہا۔۔ اپ سب پاگل ہو گئے ہے۔۔ میں جانتی ہوں۔۔ ابھی تو
مجھ سے باتیں کی تھی انھوں نے۔۔ کچھ دیر پہلے۔۔
کہہ رہے تھے کے ذھر ایٹا۔۔ اداں مت ہو۔۔

اور اب۔۔۔ اپ کہہ رہے کے۔۔۔ کے وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہے

آپ سب کے پاگل ہے۔۔۔ چھوڑے۔۔۔ ماما۔۔۔

مجھے میں خودی دیکھ لیتی ہوں۔۔۔

جلدی سے اندر کی طرف پلکی۔۔۔ اور

ایک۔ نظر سامنے بیڈ پر لیٹے احمد صاحب

کو دیکھا۔۔۔ جو ہمہ سے سو گئے تھے۔

جلدی سے احمد صاحب کے پاس پلکی

بابا۔۔۔ جان۔۔۔ دیکھے نہ۔۔۔ سب لوگ۔۔۔ پاگل

ہو گئے ہے۔۔۔ کہہ رہے۔۔۔ اپ۔۔۔ اس۔۔۔

دنیا۔۔۔ سے جارہے مجھے۔۔۔ چھوڑ کر۔۔۔

احمد صاحب کے سینے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

بھلا ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔ بابا۔۔۔ کے آپ
 مجھے۔۔۔ اپنی۔۔۔ ذھرا کو چھوڑ کر جلے
 جائے۔۔۔ بیٹیاں۔۔۔ کھمی اکیلی نہیں رہتی۔۔۔
 بابا۔۔۔ اٹھے۔۔۔ نہ۔۔۔ احمد صاحب کو
 سے جنہیں جھوڑا۔۔۔ بابا۔۔۔ آپ آٹھ کیوں
 نہیں رہے۔۔۔ ایک۔۔۔ نظر احمد صاحب کو
 دیکھا۔۔۔ جو آنکھیں موندے اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے
 ۔۔۔ بابا۔۔۔ ب۔۔۔
 بابا۔۔۔ آپ مجھے چھوڑ کر کیسے جا سکتے
 ہے۔۔۔ آپ کو تو اپنی بیٹی کو۔۔۔ کے اتنے خوابوں کو پورا کرنا تھا
 ۔۔۔ ب۔۔۔ ب
 بابا۔۔۔ جان آٹھ جائے پلیز۔۔۔ وہ آواز

کے ساتھ رونے لگی تھی۔۔

با۔۔ بابا جان۔۔ آپ کی۔۔ بیٹی۔۔ یہ سہیں
نہیں کر پائے گی۔۔ پلیز آٹھ جائے۔

احمد صاحب کے سینے پر سر رکھے
رونے لگی۔۔ ب۔۔ بابا۔۔ آپ کی
ذھرا بکھر گئی ہے۔۔ کوئی نہیں یہاں
اس کو سمجھنے والا۔۔ اور اب بھی۔۔ مجھے چھوڑ کر چلے جائے گے
پھر۔۔۔

کون دیکھے گا آپ کی بیٹی کو۔۔ یہ سب
میری وجہ سے ہوا ہے۔۔ م۔۔ میں
آپ سے کہتی رہی۔۔ نہیں کرنی بابا۔

مجھے شادی۔۔ پر آپ کہتے تھے بیٹی کا

فرض ہے۔۔۔ اب آپ کیوں جا رہے
آپ کے تواور بھی فرض ہے۔۔۔ وہ
کیے بغیر ہی چلے جائے گے کیا۔۔۔ ایک
نظر احمد صاحب کو دیکھا۔۔۔

دوبارہ سر ٹیکائے رو نے لگی۔۔۔ جب۔۔۔
اپنے کندھے پر کسی کی گرفت محسوس۔۔۔
ہوتی۔۔۔ ایک۔۔۔ نظر اٹھ کر دیکھا۔۔۔

وہ ذینب بی بی۔۔۔ تھی۔۔۔ م۔۔۔ ما۔۔۔
اما۔۔۔ چھوڑ گئے بابا۔۔۔ ہمیں۔۔۔ جلدی

سے کھڑی ہوتی۔۔۔ اور رو نے لگی۔۔۔ دور رہو تم مجھ سے۔۔۔ ذھرا
۔۔۔ وہ چلائی تھی۔۔۔

ذھرا۔۔۔ حیران۔۔۔ نظروں سے افسا کو دیکھنے لگی۔۔۔

سب تمہاری وجہ سے۔۔ ہوا ہے۔۔ کتنی بے رحم ہو تم۔۔

ذھرا۔۔۔۔

وہ خاموش کھڑی۔۔ حسنا کی باتوں کو سن رہی تھی۔۔۔۔

مارڈا لتم نے میرے بابا کو۔۔ قاتل ہو تم۔۔۔۔ میرے بابا کی۔۔۔۔

وہ چلائی۔۔ ان الفاظ پر۔۔ افسا۔۔ اور شازل جو۔۔ اندر آر ہے تھے

۔۔ قدم تھے۔۔۔۔ افسا گھر میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

چبکے۔۔ شازل۔۔۔۔ وہی۔۔ دروازے باہر۔۔۔۔ چھوٹی سی راہداری میں
کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔ پر۔۔۔۔ وہاں۔۔۔۔ اسے۔۔۔۔ سب۔۔۔۔ صاف۔۔۔۔ دیکھائی دے

رہا تھا۔۔۔۔

اس نے ایک نظر۔۔ ذھرا کو دیکھا۔۔ جو شاید۔۔۔۔ نم۔۔۔۔ انکھیں لیے

۔۔۔۔ حسنا کی کہی گئی باتیں۔۔۔۔ ایکسیپٹ

کر گئی تھی۔۔۔۔ کے وہی قاتل ہے۔۔۔۔

وہ سادے سے سفید سوت۔۔ سر پر ڈوپٹہ اور ٹھی۔۔ شاذل کو۔۔ ایسی لگی۔۔ جیسے اس نے خود کے لیے جو لڑکی چلنی تھی۔۔ وہ حقیقت بن کر اس کے سامنے ہو۔

ایک نظر سے دیکھتے ہوئے۔۔ حسنا کو دیکھا جو اس پر الزام لگا رہی تھی

وہ سوچنے لگا۔۔ کیسے اسے قاتل کہہ سکتی ہے۔۔

وہ لڑکی۔۔ جو نگے پاؤں بھاگنے۔۔ پیسوں کی بھیک مانگے۔۔ ایک انجان شخص کی رکھی گئی شرط پر۔۔ اس نے اپنے بابا کی جان بچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کی عزت داؤ پر لگ سکتی ہے

-

آپ۔۔۔ آپ۔۔۔ کیا کہہ رہی ہے۔۔۔ کچھ نہیں کیا ہے ذھرا نے آپ
لوگ۔۔۔ اسے بند کرے۔۔۔ افسانے ذھرا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے
ہوئے۔۔۔ اس کا ساتھ دیا۔۔۔

تم۔۔۔ جانتی کتنا ہو۔ جو تم ہمارے گھر کے معاملے میں دخل اندازی کر
رہی ہو۔ اب کی بار۔۔۔ وہ افساہر چلائی۔

آپ شاید بھول رہی ہے۔۔۔ میں بچپن سے یہاں آتی رہی ہو۔۔۔ اور
سب جانتی ہوں۔۔۔ تم لوگوں کے بارے میں۔۔۔ تو بہتر یہی ہے کہ
آپ۔۔۔ ذھرا کو کوسنا بند
کر دے۔۔۔

ہہہ۔۔۔ تمہارے کہنے سے وہ بے قصور نہیں ٹھہرائی جائے گی۔۔۔
تم جانتی ہو۔۔۔ کیا کیا ہے اس نے۔۔۔
اگر وہ وقت پر۔۔۔ منع نہ کرتی۔۔۔ تو آج ہمیں یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔۔۔

تب۔ وقت کچھ اور تھا۔۔۔ اب وقت کچھ اور ہے۔۔۔ حسنا آپی
 ۔۔۔ آپ تو ایک بہن ہے۔۔۔ اور کس طرح اپ پتھر دل ہو سکتی ہے۔۔۔
 حیران نظر وں سے۔۔۔ حسنا کو دیکھا۔۔۔
 ہہ۔۔۔ بہن۔۔۔ اگر یہ مجھے بہن مانتی۔۔۔ تو۔۔۔ آج کچھ اور ہی دن ہوتے
 ۔۔۔ پر نہیں۔۔۔ تب تو۔۔۔ اس نے میری ایک نہیں سنی۔
 پر اب اور نہیں۔۔۔ میں اب اپنی ماں کو نہیں کھو سکتی۔۔۔ میں اپنی موم
 کو یہاں سے لے جاؤ گی۔۔۔
 اس بات پر۔۔۔ ذھرانے نگاہ اٹھا کر حسنا کو دیکھا۔۔۔
 شازل خان۔۔۔ کی۔ ذھرا کے پاؤں پر پڑی۔۔۔ جوا بھی بھی زخمی تھے
 ۔۔۔ یا شاید کسی نے بھی اس کے پاؤ پر غور نہیں کی تھی۔۔۔ پروہ کر گیا
 تھا۔

آپ آپ ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔ ماما۔۔۔ کے بغیر میں بلکل نہیں
رہوں گی۔۔۔

اب کی بارذہ را بولی تھی۔۔۔

تم بے فکر رہو۔۔۔ ان۔۔۔ دس دنوں میں تمہارے لیے رشته ڈھونڈ کر
تمھیں اس گھر سے رخصت کر کے اپنی ماما کو ساتھ لے جاؤ گی۔۔۔

اور اب۔۔۔ جبھی تمہارے ساتھ ہو گا۔۔۔ اس کی ذمہ دار تم خود ہو گی

۔۔۔ ذہرا۔۔۔ حسنا۔۔۔ ماتھے میں بل ڈالے۔۔۔

ہال کی طرف پلکی۔۔۔

ذہرا اداں نظر ہوں سے۔۔۔ حسنا کو جاتا دیکھ رہی تھی۔

شازل خان۔۔۔ کی نظر ابھی تک۔۔۔ ذہرا کے زخمی پاؤ پر تھی۔ وہ حیران

تھا۔۔۔ کے وہا بھی تک چل کیسے پار رہی ہے۔۔۔

جلدی سے۔۔۔ گاڑی کی طرف پکا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔

اسٹیئرنگ پر۔ ذور سے ہاتھ مارا۔۔۔

کتنی تکلیف میں ہے وہ۔۔۔ کس قدر اسے کوسا جا رہا ہے
ایسا کیا کیا ہے اس نے۔۔۔ گاڑی کی سیٹ سے ٹیک لگائی۔۔۔

اور آنکھیں موندی۔۔۔

ذھرا۔۔۔ تم بے فکر رہو جب تک۔۔۔ تمہاری دوست تمہارے ساتھ
ہے۔۔۔ کچھ غلط نہیں ہو گا۔۔۔
ذھرا کو سنبھالا۔۔۔

اب تو مجھے ہی کچھ کرنا ہو گا۔۔۔ ایک نظر۔۔۔ روئی ہوئی ذھرا کو دیکھا۔۔۔

ک۔۔۔ کیا اسے شازل کا اظہار بتاؤ۔۔۔ ایک نظر ذھرا کو دیکھا۔۔۔ افسا
نے خیال جھٹکا۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ پہلے

ہی بہت پریشان ہے۔۔۔ میں کچھ نہیں بتاؤ گی۔۔۔

ذھرا۔۔۔ باہر شازل خان بھی کھڑا ہے۔۔۔

سوالیہ نظر وں سے افسا کو دیکھا۔۔۔ کون۔۔۔ شازل خان۔۔۔

وہی۔۔۔ جس سے کل تمہاری مدد کی۔۔۔ وہ آرام سے بولی تھی۔۔۔

ذھرا۔۔۔ حیران۔۔۔ ہوتی۔۔۔

افسا۔۔۔ اسے میرے گھر کا ایڈر لیس کس نے دیا۔۔۔

اس کو یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔ اگر لوگوں نے دیکھ لیا۔۔۔ تو باتیں

بنائے گے۔۔۔ وہ پریشان ہوتی۔۔۔ اور

تم جانتی ہو۔۔۔ میں۔۔۔ اور یہ سب۔۔۔ نہیں سہن کر پاؤ گی۔۔۔

ایک افسا کو دیکھا۔۔۔

کھڑی ہوتی۔۔۔ پر میں کیا کرتی۔۔۔ یار۔۔۔ اس نے کل تمہاری مدد کی تھی۔۔۔ تو۔۔۔ وہ کہتا ہے۔۔۔ اسے تمہارے گھر لے آو۔۔۔ تو میں

لے آئی۔ مجھے لگا کے۔۔۔ وہ اپنی۔۔۔ شرط بتائے گا۔۔۔ سوالیہ نظر وں
سے۔۔۔ ذھرا کو دیکھا۔۔۔

شرط۔۔۔ وہ بھول چکی تھی۔۔۔ اسے اب یاد آیا تھا۔۔۔ اس نے تو پسیے
۔۔۔ شرط۔۔۔ پوری کرنے کے لیے ہی لیے تھے۔۔۔

کیا ہے اس کی شرط۔۔۔ سوالیہ نظر وں سے افسا کو دیکھا۔۔۔

مجھے کیا پتا۔۔۔ تم خود پوچھ لو۔۔۔ باہر ہی کھڑا ہے۔۔۔

ایک نظر افسا پر ڈالے۔۔۔ وہ جلدی سے باہر کی طرف پکی۔۔۔

وہ گاڑی میں آنکھیں موندے لیٹا تھا۔۔۔ جب کسی۔۔۔ کی گاڑی کا
۔۔۔ شیشہ۔۔۔ کھٹکھٹانے کی آواز آئی۔۔۔

آنکھیں کھولیں۔۔۔ اور باہر کی طرف دیکھا۔۔۔ سامنے کھڑی۔۔۔ ذھرا کو
دیکھے۔۔۔ وہ مسکرا یا تھا۔۔۔

اور گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔

کیسی--- وہ ابھی اتنا بولا---

کیا شرط ہے آپ کی--- وہ سیدھا ٹوپک پر اتی---

شاzel خان--- حیران نظر وں سے--- ذھرا کو دیکھنے لگا---

دیکھئے--- میں ایک باعزت گھر کی لڑکی ہوں---

میں جانتی ہوں--- آپ کی شرط یہ ہو گی--- کے میں آپ کو سود

سمیت پسیے لوٹادو---

ایک نظر شازل کو دیکھا---

What

شاzel کے منہ سے بے ساخت نکلا تھا---

تمھیں میں ایسا لگتا ہوں--- ماتھے میں بل ڈالے--- کیونکے وہ اس

کے متعلق کتنا غلط سوچ رہی تھی---

سوالیہ نظرؤں سے شازل کو دیکھا۔۔۔ اور خود کے ڈوپٹے کو منظوبی
سے پکڑا۔۔۔

ت۔۔۔ تو۔۔۔ پھر کیا چاہیے آپ کو۔۔۔ وہ تھوڑا ہیچکچائی تھی۔

شازل خان نے ہاتھ فولڈ کیے۔۔۔ تم جیسا مجھے سمجھ رہی ہو۔۔۔ میں
بلکل بھی ویسا نہیں ہو۔۔۔ پر۔۔۔ اگر۔۔۔ کوئی میرے خلاف۔۔۔ جائے
۔۔۔ تو۔۔۔ مجھ۔۔۔ سے۔۔۔ بد تیز لڑکا۔۔۔ تمھیں اس دنیا میں کہی نہیں ملیں
گ۔۔۔

ذھرا نے سوالیہ نظرؤں سے شازل کو دیکھا۔۔۔
وہ پھر۔۔۔ سیدھا جواب دے گیا تھا۔۔۔ پر۔۔۔ ذھرا کو۔۔۔ یہ جواب۔۔۔ بھی
ٹیڑھا لگا۔۔۔ اور نا سمجھی سے شازل کو دیکھا۔۔۔
ذھرا نے۔۔۔ انکھیں بند کرتے ہوئے۔۔۔ اہ بھری۔۔۔
شرط بتائے۔۔۔ کیا کرنا ہو گا مجھے۔۔۔

شازل خان مسکرا یا۔۔۔ کیونکے اب وہ اس کے۔۔۔ کام کی بات کر گئی تھی۔۔۔

ذھر انے آنکھیں کھو لتے ہوئے۔۔۔ ایک نظر شازل خان وہ دیکھا۔۔۔

جواب۔۔۔ کر سی سے ٹیک لگا گیا تھا۔۔۔

تم۔۔۔ ایک باعزت گھر انے لڑکی ہو۔۔۔

اچھی دیکھتی۔۔۔ ہو۔۔۔ تمہارا۔۔۔ یہ سادہ پن۔۔۔ ایک نظر۔۔۔ ذھرا

کے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ شازل کی نظریں خود پر دیکھتے ہوئے

۔۔۔ اس نے ڈوپٹے سے خود کو کور کیا تھا۔۔۔

تمہارا یہ انداز۔۔۔ ایک نظر۔۔۔ ذھر اکے۔۔۔ ڈوپٹے کو دیکھا۔۔۔ جو

ذھر اب۔۔۔ اپنی گردن کے پاس۔۔۔ سے منظبوٹی سے پکڑ چکی تھی

۔۔۔

اور تمہاری معصومیت۔۔۔ اس الفاظ پر وہ روکا تھا۔۔۔

آ۔ آ۔ آپ۔ چاہتے کے کیا ہے۔ وہ
ہیچکچائی تھی۔

میں تمھیں چاہتا ہوں ۔۔۔

ذھرا۔۔ کی ڈوبٹے سے گرفت۔۔ ڈھیلی پٹی۔۔ وہ پھٹی۔۔ انکھوں

--سے-- شازل خان کو دیکھ رہی تھی۔--

جلدی سے کھڑی ہوتی۔۔۔ سامنے۔۔۔ پڑا۔۔۔ کانچ کا گلاس۔۔۔ اٹھایا

— اور اسے توڑا۔ شازل کے آگے کیا۔

خبر--- خبرداد--- ا--- ا--- ا--- اگر--- است--- تم--- می--- میر

کے پاس بھی آئے۔

وہ ہمیکچپائی تھی۔۔۔ شازل خان ریکس۔۔۔ بیھٹا تھا۔۔۔

م۔ نعم مجھے لگا۔ آپ۔ شریف۔ اے انسان۔ ہے۔

پر۔۔۔ آ۔۔۔ آ۔۔۔ پ۔۔۔ تو۔۔۔ گھٹیا۔۔۔ ش۔۔۔ شخص۔۔۔ نکلے
 آ۔۔۔ آ۔۔۔ میری۔۔۔ عزت۔۔۔ پر۔۔۔ ہاتھ۔۔۔ ڈالنا۔۔۔ چاہتے
 ہے۔۔۔
 اس بات پر۔۔۔ شازل خان کی آنکھیں سرخ ہوئی۔۔۔
 اور آرام سے کھڑا ہوا۔۔۔ ذھرا کے پاس جانے لگا۔
 جو۔۔۔ لڑ کھڑاتے۔۔۔ قدموں۔۔۔ لے ساتھ۔۔۔ پہچھے جا رہی تھی۔۔۔
 دیکھے۔۔۔ م۔۔۔ میں۔۔۔ کہہ رہی۔۔۔ میرے پاس۔۔۔ مت آئیے
 گ۔۔۔
 اس نے دوبارہ آگے کیا۔۔۔
 پر۔۔۔ شازل۔۔۔ بنا۔۔۔ ڈرے۔۔۔ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔
 وہ دوبارہ۔۔۔ ٹیبل سے لڑ کھڑا کر نیچے گری تھی۔۔۔
 شازل۔۔۔ خان۔۔۔ جو سنجیدہ تھا۔۔۔ ہلکی سماں مل دوبارہ۔۔۔

اس کے ہو نٹوں پر آئی تھی۔۔۔

وہ نچے بیھٹا۔۔۔ اور ایک نظر ذہرا کو دیکھا۔۔ جو تھوڑی پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

میں تو بس۔۔۔ تمھیں گرنے سے بچانا۔۔۔ چاہتا ہوں۔۔۔

ایک نظر زہرا کی۔۔۔ ڈری ہوئی آنکھوں میں دیکھا۔

میں۔۔۔ گھٹیا۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہو۔۔۔ پورے۔۔۔ رسم۔۔۔ رواج۔۔۔ کے

۔۔۔ ساتھ۔۔۔ تمھیں۔۔۔ اپنانا۔۔۔ چاہتا ہوں۔۔۔

نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ تم سے۔۔۔ ذہرا کی آنکھیں مذید پھیلی۔۔۔

وہ۔۔۔ پانچ۔۔۔ دن۔۔۔ پہلے ملا ہوا۔۔۔ شخص۔۔۔ جس سے وہ گنتی۔۔۔ کی آج

۔۔۔ تیسری بار مل رہی تھی۔۔۔ وہ اسے۔۔۔ شادی کے لیے پر پوز کر رہا تھا

--

تو بتاؤ کب لے کر آؤ۔۔۔ تمہارے گھر بارات۔۔۔

ایک نظر۔۔ ذھرا کو دیکھا۔۔ جو پہلے ہی سہمی ہوتی تھی۔

وہ جلدی سے کھڑی ہوتی۔ شازل کے آگے کر سی۔ پھینکے وہ

وہاں سے بھاگی تھی۔۔

شازل اسے بھاگتا دیکھ رہا تھا۔

آرام سے کھڑا ہوا اور آہ بھری۔ اتنا تو سمجھ گیا۔۔ کے ہر۔۔ سیچ پو لیں
۔۔۔ سے بھاگنے والی لڑکی ہے۔ بجائے اسے فیس کرنے کے۔

ہاتھ باندھے۔۔۔

پر۔۔ اب۔۔ یہ شازل۔۔ خان۔۔ سے۔۔ ٹکرائی ہو۔۔ تم۔۔ اور کسی
کو اتنی آسانی سے بھاگنے نہیں دیتا۔۔۔

ایک نظر۔۔ آئینے کے پار دیکھتے ہوئے۔ ٹیبل پر پڑے۔۔ پسیے اٹھائے
۔۔ اور۔۔ باہر کی طرف لپکا۔۔

وہ جلدی سے بھاگتے ہوئے۔۔۔ رکشے میں بیٹھی۔۔۔

پسینہ ماتھے پر عیاں تھا۔۔۔

کہاں جان ہے آپ کو۔۔۔ رکشے والے نے سوال پوچھا۔۔۔

ہ۔۔۔ ہ۔۔۔ مج۔۔۔ مجھے کہا۔۔۔ جانا۔۔۔ ہے۔۔۔ وہ اس قدر۔۔۔ سہمی ہوتی

تھی وہ بھول گئی کے وہ کہاں جائے گی۔۔۔ مجھے مجھے گھر لے چلیں

۔۔۔ وہ بس اتنا بولی۔۔۔



Zubin Novels Zone

وہی پوچھ رہا ہوں۔۔۔ مبڑیم اڈریس تو بتائے۔۔۔

م۔۔۔ م۔۔۔ میراگھر۔۔۔ وہ سوچنے لگی۔۔۔ یاد آنے پر۔۔۔

ایڈریس بتایا۔۔۔

وہ راستے راستے خوف میں مبتلا تھی۔۔۔ جلدی سے گھر پہنچ کر روم میں
جاتے ہے دروازہ لوک کیا۔۔۔

ن---ن---

نہیں وہ پاگل ہو گئے ہے--- انھوں نے میری مدد صرف اپنے مفاد کے
لیے کی---

ش---ش--- شادی --- ہہ--- ہہ--- ذھر انے کہا لگایا---

شادی --- وہ کہا لگاتے لگاتے رونے لگی ---

ن---ن--- نہیں کرنی اب مجھے۔ کسی سے بھی شادی ---

اسی طرح ذندگی گزاروں گی ---

اور--- ان--- سے تو بلکل نہیں کرنی۔ جس نے صرف اپنے مفاد کے
لیے میری مدد کی۔

وہ بیڈ سے ٹیک لگائے نیچے بھٹی تھی ---

ا--- اور--- وہ مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہے ---

میرا۔۔۔ بیک گراونڈ۔۔۔ زکالنا ان کے مشکل تو نہیں۔۔۔ ضرور انھوں

نے زکالا بھی ہو گا۔۔۔ آنکھ سے نکلتا آنسو رکھا۔۔۔

پھر۔۔۔ پھر کیوں۔۔۔ کہی اس کے پچھے بھی ان کا کوئی مفاد تو نہیں

۔۔۔ وہ سوچنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔ مجھے ان سے شادی نہیں کرنی۔۔۔ کچھ بھی ہو جائے۔۔۔

جلدی سے کھڑی ہوئی۔۔۔ اور اپنا چہرہ صاف کیا صرف پر کہی نہ کہی ڈر

موجود تھا۔۔۔

اور روم سے باہر آگئی۔۔۔

وہ صوف پر آنکھیں موندے لیٹا تھا۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ میرے پاس

۔۔۔ مت آئیے گا۔۔۔ ذھر اکا وہ انداز۔۔۔ اسے پسند ایا۔۔۔ وہ ہلکا سہ مسکرا یا

تھا۔۔۔

I like my taste.....

آنکھیں کھولیں اور ٹیک چھوڑتے ہوئے آگے ہوا۔۔۔

بس۔۔۔ اب۔۔۔ جو کرنا ہے۔۔۔ وہ ہے اسے۔۔۔ اپنا۔۔۔ کرنا۔۔۔

شاzel خان مسکرا یا تھا۔۔۔

افس۔۔۔ میں کیا کرو۔۔۔ مجھے ڈرگ رہا ہے۔۔۔ نم آنکھوں سے
۔۔۔ موبائل کو کان سے لگائے بولی۔۔۔



Zubin Novels Zone

ذھرا تمھیں۔۔۔ اداس ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔ مجھے وہ پہلے ہی اس
بارے میں بتا چکا تھا۔۔۔

افساشر مند ہوئی۔۔۔

ذھرا کی آنکھیں سرخ ہوئی۔۔۔ تو مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔ افسا۔۔۔ میں
کوئی۔۔۔ نہ کوئی حل نکال لیتی۔۔۔ آج وہاں۔۔۔ جاتی ہی نہیں۔۔۔ اس کی
آوازاب کانپ رہی تھی۔۔۔

ذھرا۔۔۔ یار۔۔۔ مجھے لگتا ہے۔۔۔ تمھیں اس کا۔۔۔ اظہار ایکسیپٹ کر لینا
چاہیے۔۔۔



پاگل ہو تم۔۔۔ افسا۔۔۔ اس نے صرف اپنے مفاد کے لیے مجھے
استعمال کیا ہے۔۔۔ میں ہر گز۔۔۔ اس سے شادی نہیں کرو گی
۔۔۔ چاہیے پچھہ بھی ہو جائے۔۔۔

پر وہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔ افسانے سمجھانا چاہا ہے۔۔۔
تمھیں لگتا ہے مجھ سے کوئی محبت کر سکتا ہے۔۔۔

جو تین بار ٹھکر ادی جا چکی ہو۔۔۔

آنکھیں نم ہوتی۔۔۔

ذھرا۔۔۔ ایسے کیوں کہہ رہی ہو۔۔۔

سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ افسا۔۔۔ مجھ سے کوئی محبت نہیں کر سکتا۔۔۔ اور

۔۔۔ وہ۔۔۔ شازل خان بھی مجھے اپنے کسی مفاد کے لیے استعمال کرنا

چاہتا ہے۔۔۔

بس۔۔۔ چاہیے مجھے۔۔۔ کسی بڈھے سے شادی کرنی پڑے۔۔۔ میں کر

لوں۔۔۔ گی۔۔۔ کیونکے مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔

پر اس شخص سے تو بلکل نہیں۔۔۔ جس نے مجھے اپنے مفاد کے لیے

استعمال کیا ہو۔۔۔

وہاب۔۔۔ غصے میں۔۔۔ تھی۔۔۔

پھر تم اس کے جو پیسے رہ گئے وہ کہا سے دو گی۔۔۔ افسانے سوال کیا
۔۔۔ دیکھو کیسی پا گل لڑکی ہے۔۔۔ باہر بھی نہیں نکل پا رہی۔۔۔ اتنا بھی
کیا ڈرنا پانی سے۔ انھوں نے ذھرا کامڈا ق بنایا۔۔۔

شازل نے ایک نظر دور کھڑی لڑکی پر ڈالی۔۔۔ اس کی آنکھیں مذید پھیلی
۔۔۔ وہ ما تھے میں بل ڈال چکا تھا۔۔۔

قدم بڑھاتا ہوا۔۔۔ آگے بڑھا۔۔۔ بنا کچھ بولے۔۔۔ پاکٹ سے رومال نکالا

--

اور ذھرا۔۔۔ کے ہاتھ کی طرف اس طرح لہرایا۔۔۔ کے۔۔۔ وہ محسور کر
پائی۔۔۔ جیسے کوئی اس کی مدد کرنا چاہتا ہے۔۔۔ پروہا سے ہاتھ نہیں لگانا
چاہتا۔۔۔ کیونکے وہ ایک مسلم۔۔۔ ملک میں رہتی ہے۔۔۔ اس نے بنا
دیکھے جلدی سے رومال تھما۔۔۔ اور رومال۔۔۔ کے کھینچنے کو محسوس کرتے
ہوئے۔۔۔ وہ۔۔۔ آگے بڑھی تھی۔۔۔ اور باہر نکلی۔۔۔

شازل خان ہاتھ فولڈ کیے اس کے سامنے کھڑا ہوا۔۔۔

ذھر انے آہیستہ سے آنکھیں کھولی۔۔۔ شکری۔۔۔

وہ اتنا ہی بول پائی۔۔۔ سامنے شازل خان کو اسے گھورتے دیکھ وہ خوف

میں مبتلا ہوئی تھی۔۔۔

ما تھے پر آیا پسینہ صاف کیا۔۔۔

ڈوپٹہ مظبوطی سے تھاما۔۔۔ اور۔۔۔

ساید سے نکل کر بھاگنے لگی۔۔۔

روک جاؤ۔۔۔ آواز میں سنجیدگی تھی۔۔۔ جس پر ذھرا کے قدم تھے

تھے۔۔۔

شازل پچھے مرڑا۔۔۔

اور دوبارہ ذھرا کے قریب ایا۔۔۔

تم اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔

اوaz آہیستہ۔۔۔ پر۔۔۔ لجھے میں سختی تھی۔۔۔

ذھر انے ایک نظر شاذ کو دیکھتے ہوئے۔۔۔ نظریں گھومائی۔۔۔ اور
خاموش رہی۔۔۔ یا شاید وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔ تم سے۔۔۔ اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو

۔۔۔

وہ دوبارہ چلا یا تھا۔۔۔

وہ سہمی تھی۔۔۔ اور تھوڑا پچھے ہوئی۔۔۔ و۔۔۔ و۔۔۔ وہ میں

۔۔۔ آ۔۔۔ آ۔۔۔ پ کو کیوں بتاؤ آپ ہوتے کون ہے مجھ سے پوچھنے والے

۔۔۔

وہ پہلے ہیچکچائی تھی۔۔۔ پر۔۔۔ اگلے ہی پروہ۔۔۔ اس قدر۔۔۔ جلدی میں
بولی۔۔۔ کے اگر سامنے۔۔۔ شاذ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو کوئی سمجھنہ پاتا

۔۔۔

شازل۔۔ کی آنکھیں سرخ ہوئی۔۔۔

بہت جلدی بھول گئی ہو۔۔۔ کے میں تمہارا کیا لگتا ہوں۔۔۔

وہ ایک قدم آگے ہوا۔۔۔

دیکھتے۔ میں آپ کو نہیں جانتی۔۔۔ بس۔۔۔ اتنا کہوں۔۔۔ گی کے آپ نے مشکل وقت میں میری مدد کی ہے۔۔۔

اور میں آپ کے پسے لوٹانے کے لیے بھی تیار ہوں۔۔۔ پر۔۔۔ مجھے بس تھوڑا وقت چاہیے۔۔۔ وہ بناشازل خان کو دیکھے بولی تھی۔۔۔

تمہارا وقت ختم ہو چکا ہے۔۔۔ ایک نظر ذہرا کو دیکھا۔۔۔

اب صرف وہ ہو گا جو میں چاہوں گا۔۔۔ وہ سنجیدہ تھا۔۔۔

ذہرا کی آنکھیں نم ہوئی۔۔۔ ایک زگاہ اٹھا کر شازل کو دیکھا۔۔۔

دیکھئے۔۔۔ پلیز۔۔۔ میں ایک عزت دار گھر انے سے تعلق رکھتی ہو

۔۔۔ پلیز۔۔۔ ایک عزت کے سوا کچھ نہیں ہے میرے پاس۔۔۔ اور اب آپ وہ بھی اچھا لئے کی کوشش میں لگے ہے۔۔۔ ایک آنسونگل کر

۔۔۔ کپڑوں میں جذب ہوا۔۔۔

محبت کرنے والے کبھی عزت اچھا لئے نہیں۔۔۔ عزت کی حفاظت کرتے ہے۔۔۔ اور میں بھی وہی کر رہا ہوں۔۔۔

آپ کو لگتا ہے۔۔۔ کے آپ مجھ سے اس طرح۔۔۔ شادی کر کے میرے دل میں اپنے لیے جگہ بنو سکتے ہے۔۔۔

سوالیہ نظر وہ سے شازل کو دیکھا۔۔۔

وہ پانچ سیکنڈ خاموش رہا۔۔۔

مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔ فرق پڑتا ہے تو تمہاری خوشی سے۔۔ اور مجھے پتا کہی نہ کہی۔۔ اللہ نے تمہاری خوشی میرے ساتھ جوڑی ہے۔۔ تو یہ فال تو کا سوچنا بند کر دو۔۔

اور میری خوشی اسی میں ہے کہ آپ۔۔ مجھ سے اپنے پسے واپس لے ۔۔ تھوڑا وقت دے کر۔۔ اور میری ذندگی ۔۔ سے چلیے جائے۔۔ وہ سنجیدہ ہوئی تھی۔۔



شازل خان آگے ہوا۔۔ پھر۔۔ پسے لینے کے بعد میں چلا بھی گیا۔۔ اور تم۔۔ کچھ دیر خوش ہو بھی جاؤ گی۔۔
پھر آگے کا سوچا۔۔ ہے کیا کرنا ہے۔۔ کیسے گزارنی ہے ذندگی۔۔
سوالیہ نظرؤں سے ذھرا کو دیکھا۔۔

وہ میرا مسلسلہ ہے۔۔۔ میں جیسے بھی گزاروں۔۔۔ بس آپ۔۔۔ مجھے جانے
دے۔۔۔ میں آپ کے پسیے دس دن میں لوٹادوگی۔۔۔ مجھے صرف
۔۔۔ دس دن کا وقت چاہیے۔۔۔

مسکرا یا۔۔۔ شازل خان۔۔۔ اپنی بات پر قائم رہتا ہے۔۔۔ مکرتا نہیں

تین دن۔۔۔ وہ بولتے ہوئے خاموش ہوا۔۔۔ صرف تین دن کے
تمہارے پاس۔۔۔

پھر تم میرے پاس ہو گی۔۔۔ میری بن کر۔۔۔ ایک نظر ذہرا کو دیکھا
۔۔۔ جو حیران نظر وں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

میں آپ سے کبھی شادی نہیں کرو گی۔۔۔ چاہیے کچھ بھی ہو جائے

دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

شازل خان آپ یہاں۔۔۔ افسا۔۔۔ موقع پر پہنچی۔۔۔

بلکل۔۔۔ ایک نظر افسا کو دیکھا۔۔۔

مجھے بلکل پسند نہیں۔۔۔ کے کوئی میری ہونے والی بیوی کو اس طرح

رات کو۔۔۔ گھوماتا پھرے۔۔۔ آیندہ اس بات

کا دھیان رکھنا۔۔۔ جانے لگا۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ تیاری رکھنا۔۔۔ اپنی
دوست کی شادی کی۔۔۔

آرہا ہوں۔۔۔ تین دن بعد۔۔۔ اسے لینے۔۔۔ سالی صاحبہ

ایک نظر ذھرا پر ڈالے وہ مسکراتا ہوا۔۔۔ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

افسانا سمجھی سے اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

ذھرا کیا مطلب تھا اس کا۔۔۔ ذھرا کو دیکھا۔۔۔ جواب خوف زدہ

آنکھوں سے۔۔۔ شازل خان کو جاتا گھور رہی تھی۔۔۔

پاگل ہو گیا ہے۔۔۔ ایک نظر افسا کو دیکھا۔۔۔ اور۔۔۔ آگے بڑھی۔۔۔
پاگل ہو گیا ہے۔۔۔ ایک نظر افسا کو دیکھا۔۔۔ اور۔۔۔ آگے بڑھی۔۔۔
پر ہوا کیا ہے۔۔۔ وہ ذھرا کے پچھے پلکی تھی۔۔۔

شازل۔۔ کون تھی وہ لڑکی۔۔۔ دور کھڑی نوشی۔۔ شازل کو ذھرا کے
استئنے قریب دیکھ چکی
تھی۔۔ اس کے وہاں پہنچتے ہی سوالیہ نظر وں سے شازل خان کو دیکھا

تم اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔ غصیلی نظر نوشی پر ڈالے۔۔۔ وہ آگے بڑھا

پاکستان ٹھہر نے والا نہیں
کچھ تو چل رہا ہے اس کے دماغ میں۔۔۔ ورنہ اتنی آسانی سے۔۔۔ یہ

ایک نظر شازل پر ڈالی۔۔۔

پر میں نوشین خان ہو۔۔۔ پتا گا کر رہو گی۔۔۔

جلدی سے آگے بڑھ

کیا چاہتا ہے وہ مجھ سے۔۔۔ آخر کیا وجہ

ہے کے وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

سوچتے ہوئے روم میں ٹھلنے لگی۔۔۔ بابا۔۔۔ جان آپ کی۔۔۔ بہت یاد آرہی

ہے

اگر آپ ہوتے۔ تو ساری بات آپ کو

آنکھوں سے دو موٹے آنسو نکلے۔ ماما کو

بتانا نہیں چاہتی وہ پریشان ہو گی۔۔۔ وہ

آگے بہت پریشان ہے۔۔۔ باقی کوئی نہیں سمجھتا مجھے۔۔۔ کرسی پر بیٹھی

۔۔۔ مجھے نفرت

ہے اب لوگوں سے۔ کس طرح بے
رحمی سے لڑکی کو ٹھکر اکر چلے جاتے ہے
اور ش۔۔ شادی۔۔ وہ تو میں ہر گز نہیں
کرننا چاہتی۔۔ جلدی سے آنسو صاف کی
نہیں کرو گی شادی۔۔ چاہیے کچھ بھی ہو جائے۔
میں خود اپنی ماما کا سہارا بنو گی۔۔ وہ
خوف زدہ بھی تھی۔۔ کیونکے شازل۔
خان کہی نہ کہی اسے خوف زدہ کر گیا تھا
کیا کرے گا وہ۔۔ کہی۔۔ بھائی کو نقصان
تو نہیں پہنچائے گا۔۔ یا پھر۔۔ وہ سوچنے
لگی نہیں۔۔ شکل سے تو گند انہیں تم فکر مت کرو ذھرا۔۔ اللہ بہتر کی
کریں گا۔۔

افسانے اسے ریکس کرنے کی کوشش کی۔۔۔

پر کیسے۔۔۔ کوئی میری مدد کرنے کو تیار نہیں ہے۔۔۔

اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔ کیونکے۔۔۔ مشکل وقت میں اس کا کوئی

۔۔۔ ساتھ نہیں دے رہا تھا۔۔۔

ہار۔۔۔ ذھرا۔۔۔ میں۔۔۔ انتظام کر سکتی ہوں پر۔۔۔ سہ بھی صرف۔۔۔ دو

لاکھ تک کا۔۔۔ پر اس سے تو تمہارا کچھ نہیں بنے گا۔۔۔ تو۔۔۔ میرے خیال

سے تم شرط ہی منظور کر لو۔۔۔ مجھے نہیں لگتا وہ تم سے کوئی غلط کام

کرنے کو کہے گا۔۔۔ شکل سے شریف لگتا ہے۔۔۔

پا گل ہو تم۔۔۔ بلکل نہیں۔۔۔ وہ شکل سے شریف لگتا ہے با توں سے

نہیں۔۔۔ مجھے تو خوف آنے لگا۔۔۔ اس سے۔۔۔

بہت۔ عجیب باتیں کرتا ہے۔ سمجھ ہی نہیں آتی۔ کہنا کہا چاہتا ہے۔
وہ۔ اب۔ اس کا مطلب کیا ہوا۔ کے۔ تم خود کو ہار دو گی۔ اس
نے یہ بات افسا سے پوچھی۔

افسا۔۔ اس کا یہ جملہ سمجھ چکی تھی ۔۔
پرانچان۔۔ بنی۔۔ میں نہیں جانتی۔۔ بس تم فکر مت کرو۔۔ سب
— بہتر ہو گا۔۔

اور کال کا ٹھٹھے ہوئے۔۔ ایک نظر موبائل کے سکرین کو دیکھا۔ اور اداں
ہوتی۔ موبائل سکرین پر اس کے بابا کی تصویر لگی ہوتی تھی۔۔
باپا۔۔ جان۔۔ دیکھئے نہ۔۔ آپ کی بیٹی۔۔ کسی درلد میں پھنسی جا رہی
ہے۔۔ جس سے نکلنا۔۔ ناممکن ہے۔۔

اگر۔۔ آپ یہاں ہوتے۔۔ تو میں کبھی اس مشکل میں نہ پڑتی۔۔ آنکھ سے آنسو نکل کر۔۔ موبائل کی سکرین پر گرا۔

Only....fifty one ...hour's left

شازل خان صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے مسکرا یا۔۔

اما۔۔ کیا میں یہ زیور پچ دو۔۔ ایک نظر فیض بی بی کو دیکھا۔ جواد اس تھی۔۔

ذھرا۔۔ پاگل ہو۔۔ تم۔۔ کتنے پیار سے تمہارے بابا۔۔ نے تمہارے لیے بنائے تھے۔۔ تم انھیں پچ دو گی۔۔ حیران نظر وہ سے ذھرا کو دیکھا۔۔

ذھرا آپنی مومن کے پاس بیھٹی۔۔
اما۔۔ مجھے قرص اتنا نا ہے۔۔ کسی کا۔۔ اگر۔۔ میں۔

ان دو دنوں میں نہیں اتار پائی۔ تو مشکل ہو جائے گی۔۔۔

اداں ہوتی

پر۔۔۔ پیٹا۔۔۔ اگر تم انھیں بچوگی بھی۔ تو صرف ایک لاکھ روپے آئے

گے۔۔۔۔۔

ذھرا کچھ سوچ میں ڈوبی۔۔۔ اگر۔۔۔ دو لاکھ روپے۔۔۔ میرے پاس
۔۔۔ اور دو لاکھ روپے۔۔۔ مجھے افسا کر دے۔۔۔ تو چار ہو گئے۔۔۔ پھر ایک
لاکھ کہا سے لاوگی۔۔۔

اس کی سنجیدگی سے پتا چل رہا تھا۔ وہ ایک بھی پیسہ
معاف نہیں کرے گا۔

پہلے ایک لاکھ کا۔۔۔ انتظام کرتی ہو۔۔۔ پھر اسے بیخنے کا سوچوگی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ ذھرا بیٹا۔۔۔ ذینب نے ذھرا کی سوچ توڑی۔۔۔

ماما۔ آپ بتائے۔ اگر کسی۔ بہت۔ عزیز کی جان خطرے میں ہو۔ تو۔ آپ۔ اپنا سب کچھ دے کر اس کی جان بچائے۔ تو کیا وہ غلط ہو گا۔ سوالیہ نظر وں سے دیکھا۔

بلکل نہیں۔ اگر وہ اپنے کی جان نہ بچا پایا۔ تو اپنا کیسے کہلانے گا۔ ذھرا تھوڑی ریلکس ہوتی تھی۔

ٹھیک ہے ماما۔ میں چلتی ہوں۔ اگر مجھے ضرورت پڑی تو میں لوں گی آپ سے یہ زیور۔ ایک نظر زیور کو دیکھا۔ اور کھڑی ہوئی۔

وہ دودن اور کوشش کرتی رہی۔ اور ساتھ ساتھ اپنے بابا کو یاد کرتی۔ جیسے جیسے وقت قریب آ رہا تھا۔ ذھرا کے دل میں۔ ڈر۔ بیھٹا جا رہا تھا۔ کے وہ اس کے ساتھ کیا کرے گا۔ وہ بھی ایک انجان شخص۔ جس کے نام کے علاوہ اس کے متعلق اسے کچھ نہیں پتا۔

آخر دن آہی گیا۔ جس کا انتظار شازل خان بے چینی سے کر رہا تھا
جیکے۔ ذھرا۔ چاہتی تھی۔ کے وہ دن کبھی آئے ہی نہ۔۔۔
ذھرا۔ پلیک۔ سیپل۔ سوٹ۔ سر پر ڈوپٹہ اور ٹھے۔ آنکھوں
میں ڈر لیے۔ فینب بی بی کو بتائے۔ گھر سے نکلی تھی۔ جہاں شازل
خان نے اسے۔ بتایا تھا۔۔۔



وہ۔ جان بوجھ کر رکشہ لے چکی تھی۔ تاکے۔ وہ لیٹ پہنچے۔ اور
آج کا۔ دن ضائع جائے۔ مارتھے پر پسینہ صاف عیاں تھا۔ وہ بار
بار۔ صاف کر رہی تھی۔۔۔
وہ تقریباً۔ آدھے گھنٹہ لیٹ۔۔۔ اس کیفے میں پہنچی۔۔۔
اور۔ پسینہ صاف۔۔۔ کیے۔ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ

دل میں دعائے مانگتے ہوئے۔۔۔ کے وہ یہاں نہ ہو۔۔۔ اندر داخل ہوئی

اندر داخل۔۔۔ ہوتے ہی جیراں ہوئی۔۔۔ وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔۔۔ وہ

چھوٹا سہ کیفے خالی تھا۔

پورے کیفے میں نظر دوڑائی۔۔۔

اسے وہاں کوئی نظر نہ آیا۔۔۔ شکر۔۔۔ ادا کرتے ہی اس نے آہ بھری

۔۔۔ اور واپس جانے کے لیے۔۔۔ جلدی سے مرٹی۔۔۔ وہ وہاں سے اب

بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔

پر مرٹتے ہی۔۔۔ وہ۔۔۔ سامنے کھڑے شخص کو دیکھے۔۔۔ اس کے منہ سے

بے ساخت چیخ نکلی تھی۔۔۔

وہ اسے دیکھتے ہی۔۔۔ ایک دم سہی تھی۔۔۔

سامنے شازل خان۔۔۔ پاکٹ میں ہاتھ ڈالے ریلکس کھڑا تھا۔۔۔ ایک
قدم آگے بڑھا۔۔۔ اور ذھرا کے قریب ہوا۔۔۔ جودو قدم پچھے ہوئے
جاری تھی۔۔۔

تمھیں کیا لگا۔۔۔ تم لیٹ آو گی۔۔۔ تو میں یہاں سے چلا جاؤ گا۔۔۔ اور
تمھیں۔۔۔ میرا وقت۔۔۔ ضائع کرنے کو مل جائے گا۔۔۔
شاazel سنجدہ تھا۔۔۔ کیونکے وقت کے معاملے میں وہ واقعہ ہی سخت تھا

ن---ن--- نہیں--- ایسا--- نہیں--- وہ ہیچکچاٹی تھی---
اس نے ایک نظر۔ شازل کو دیکھتے ہوئے۔ پورے کیفے میں نظر
دوڑائی۔ جہاں وہ دونوں اکٹلے تھے۔

وہا ب۔۔ اور سہی تھی ۔۔ ۔۔ ۔۔ ہم بہاں۔۔ اکیلے کیوں

ہے۔۔۔ ڈوپٹے کو منظوبی سے تھاے۔۔۔ اس نے شازل خان سے

سوال کیا۔۔۔

کیوں نکے۔۔۔ ہم یہاں۔۔۔ ریلیکس ہو کر بات کر سکیں۔۔۔

میں نہیں چاہتا۔۔۔ کے۔۔۔ ہمیں کوئی ڈیسٹریب کرے۔۔۔

پچھے ہوتے ہوئے۔۔۔ وہ کرسی پر بیٹھتا تھا۔۔۔

ذھرا۔۔۔ نے ایک نظر شازل کو دیکھا۔۔۔ اور۔۔۔ آہیستہ سے کرسی پر

بیٹھی۔۔۔

سیدھا۔۔۔ کام کی بات کرتے ہے۔۔۔ مجھے ذیادہ۔۔۔ باتیں۔۔۔ گھومانے کی

عادت نہیں۔۔۔ ٹیبل کا سہارا لیتے ہوئے وہ آگے ہوا۔۔۔

ذھرانے۔۔۔ ایک نظر شازل کو دیکھا۔۔۔

اور بیگ سے۔۔۔ تین لاکھ روپے۔۔۔ باہر نکالے۔۔۔

اور کانپتے ہاتھوں کے ساتھ۔۔۔ آگے کیے۔۔۔

لے میں باتی دو لاکھ آپ کو کچھ دنوں

بعد--- واپس--- کر دوگی--- وہ ہمیچکھاتے ہوئے بولی تھی ---

شازل---خان---نے ایک نظر پسیوں کو دیکھا۔۔۔۔۔

وقت۔۔۔ وہ۔ مسکرا یا تھا۔۔۔ تمہیں سچ میں لگتا ہے۔۔۔ میں تمہیں

وقت دوگا

سنجیدہ۔۔۔ نظر وں سے ذھرا کو دیکھا۔۔۔

م۔۔۔ م۔۔۔ میں چاہتی۔۔۔ ہو۔۔۔ کے آپ مجھے وقت دے۔۔۔

اپ نظر شاذ کو دیکھتے ہوئے۔۔۔ ٹیبل کو گھورنے لگی۔۔۔

بلکل نہیں--- وہ دو ٹوک جواب دے گیا تھا۔

حیران ہوئی۔۔۔ پر آپ مجھے وقت کیوں نہیں دینا چاہتے۔ سوالیہ

نظر و سے شازل کو دیکھا۔

کیوں کے اب میں تمھیں۔۔ اور ہارتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔ لگتا۔۔ اگر اس نے مجھ پر کیس کر دیا تو کے میں نے ان کے پسیے نہیں لوٹائے۔۔

پھر مجھے جیل ہو جائے گی۔۔

پھر ماں کا خیال کون رکھے گا۔۔

کچھ بھی ہو جائے میں اب شادی نہیں کرو۔۔ گی۔۔

جو میری قسمت میں کبھی تھی ہی نہیں۔۔

سر پیسیلی کوئی اتنا خوف زدہ بھی کسے ہو سکتا ہے کے وہ پانی سے ڈرنے لگے۔۔

شازل خان۔ صوفی پر بیٹھے ہوئے سوچنے لگا۔ سارے خوف مٹا دو گا۔۔ بس ایک بار میری ہو جانے دو۔۔ وہ مسکرا یا تھا۔۔

جلدی سے کھڑا ہوا اور اپنی خالہ کے

جاری ہے

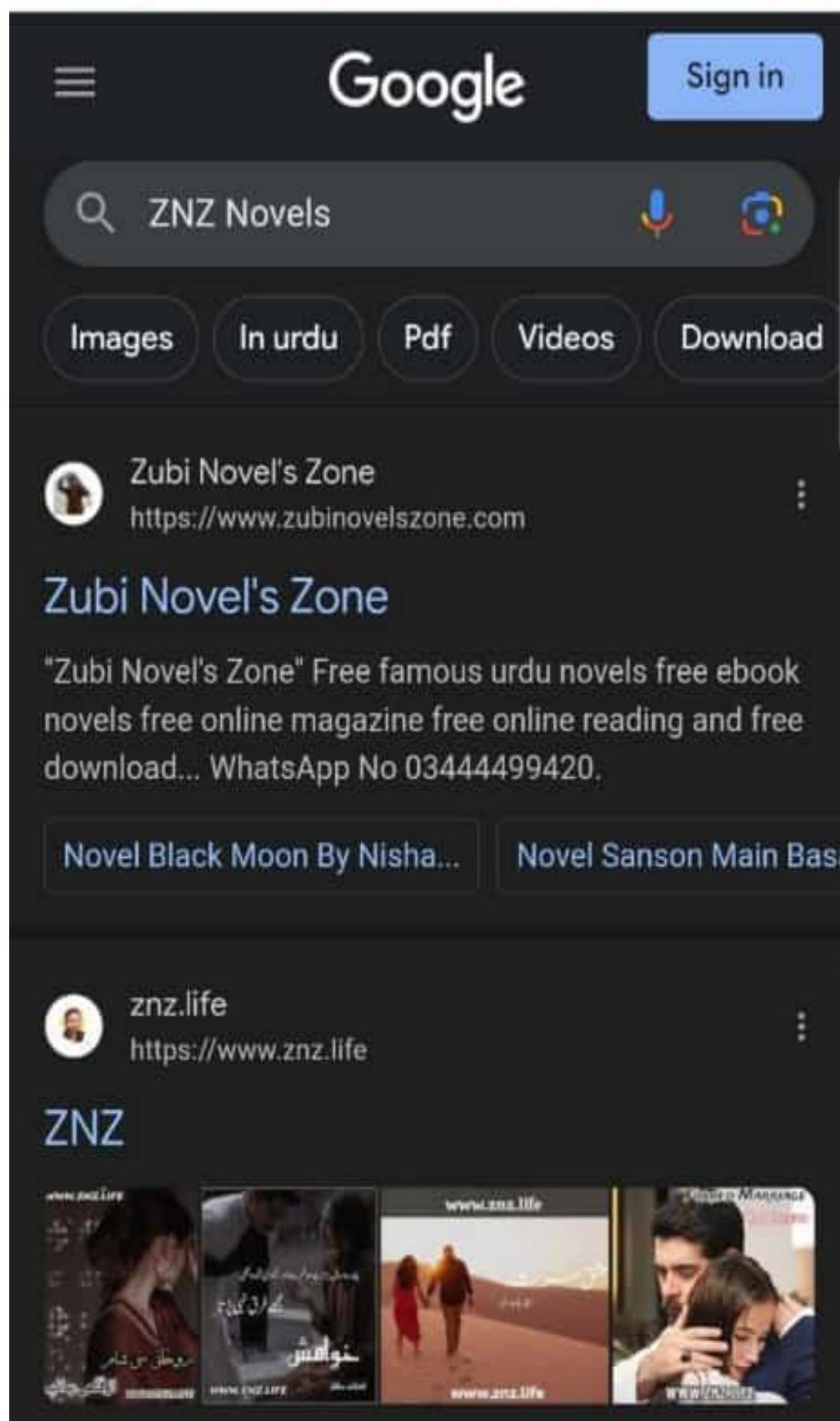


Click On The Link Above To Read More Novels / [🕒](https://www.zubinovelszone.com/) / [✉️](mailto:0344 4499420) 0344 4499420

<https://www.zubinovelszone.com/>

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقیں ہیں تو ہم آپکے لئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویپ سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپ کو کسی اورو ویپ سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELZONE.COM  **ZNZ.LIFE**



تودیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویپ سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
آسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مذید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](https://www.zubinovelszone.com/) / [✉️](mailto:0344 4499420)

<https://www.zubinovelszone.com/>

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہو اد نیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

<https://www.zubinovelszone.in>

<https://www.znz.life>

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک چج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہ اس پپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](tel:03444499420)

<https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کا پی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

Click On The Link Above To Read More Novels /  /  0344 4499420

<https://www.zubinovelszone.com/>